رجسٹرڈ ایل نمبر

ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ باشد قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر ۶ (۴) غیر مذاہب والوں سے ... (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دین پرست کم آمدنی والے لوگوں سے ...

فہرست مضامین

نمبر ۲۸ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ ہجری | جلد ۱۰

تازہ الہامات و رویا

یکم اگست ۱۹۰۶ء - دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ پھر الہام ہوا۔

(۱) انی احافظ کل من فی الدار

ترجمہ - میں حفاظت کرنیوالا ہوں - ان سب کی جو دار میں ہیں۔

(۲) اردت ان استخلف فخلقت آدم

ترجمہ - میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں - پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا۔

۵ - اگست ۱۹۰۶ء - دن کے وقت یکدفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہو گیا - اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا - اور سخت درد ہوتی تھی - خیال گذرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو - تب دعا کی گئی تو الہام ہوا -

(۱) ان اللّٰہ علی کل شیء قدیر

(۲) ان اللّٰہ لا یخزی المؤمنین

ترجمہ - خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے - اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کریگا - اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی - کہ خارق عادت طور پر صحت کلی ہو گئی -

فالحمد للّٰہ علے ذلک -

آریوں کی زبان درازی روک دیجائیگی

پرکاش ۷ - اگست ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے - کہ کیا آریوں کی آزادی روک دیجائے گی - اور اس ضمن میں دینانگر آریہ سماج کے جلسہ نگر کیرتن کے متعلق پولیس و صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی موزون اور اقرب الامن کارروائی کا ذکر کرکے لکھتا ہے - کہ " اس حکم کے برخلاف صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں اپیل کی گئی - باوجودیکہ بڑے مضبوط دلائل پیش کئے گئے - مگر شنوائی نہ ہوئی - ہمارا یقین ہے کہ اس سلوک بد کی تہہ میں کوئی متعصب مسلمان پولیس انسپکٹر ہوگا "

اس نوٹ میں نہ صرف ضلع گورداسپور کے قابل قدر اور لائق انسپکٹر پولیس بابو غلام محمد صاحب کی ذات پر بے جا حملہ کیا گیا ہے - بلکہ صاحب ضلع کی انتظامی کارروائی پر بھی سخت نکتہ چینی کی گئی ہے - اس جملہ کے جو پرکاش نے لکھا ہے - دوسرے الفاظ میں یہ معنی ہیں - کہ صاحب ضلع کو کوئی خیال انصاف اور معقولیت کا نہیں - بلکہ وہ جو کچھ انسپکٹر صاحب لکھدیں کرتے ہیں - یہ لیکن بیہودگی ہے - یہ کاش اپنے قلم اور زبان کو سنبھالے آریوں کی جائز آزادی روکنا کسی کا منشاء نہیں - البتہ یہ زبان درازی روکنی ضروری ہے اور اس معاملہ میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور نے جو مناسب کارروائی کی ہے وہ بہت ہی درست اور مبنی بر انصاف ہے پرکاش کے ایڈیٹر کو معلوم نہیں کہ دینانگر کے آریہ سماج کے ایک پہلے جلسہ پر کسی پہلے صاحب ضلع نے بھی نوٹس لیا تھا - اگر وہ چاہیگا تو میں پورا پتہ بتا دونگا - بجائے اسکے کہ حکام کی مناسب احکام پر بے جا نکتہ چینی کی جاوے کیوں پرکاش آریہ سماج کے لیکچراروں کو اعتدال کی تعلیم اور ہدایت نہیں دیتا - بابو غلام محمد صاحب کی قابلیت اور بے تعصبی ایسی مشہور ہے - کہ میں آریوں کی تحریروں سے پرکاش کے اس مضمون کو عموماً غلط ثابت کر سکتا ہوں - اور انہوں نے ضلع گورداسپور میں آکر جو قابل قدر کام کئے ہیں انہوں نے ہی انہیں ایک کورٹ انسپکٹر کی حیثیت سے اسی ضلع میں انسپکٹر پولیس بنا دیا ہے آئندہ اگر پرکاش فضول نکتہ چینی سے باز نہ آیا - تو میں تفصیل سے لکھونگا

انشاء اللّٰہ

دار الامان کا ہفتہ

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ میں علیل رہی - مگر اب اللّٰہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے - اس ہفتہ میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب برادر محبوب عالم صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی و میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے

میر حامد شاہ صاحب کتبہ سیالکوٹ سے لائے - جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائیگا - اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۳ اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کھل گیا مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر - ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلباء جو ایام رخصت میں باہر گئے ہوئے تھے - واپس آ گئے - بعض طلباء تاحال واپس نہیں آئے - امید ہے والدین کو چاہئے کہ جہت جلد ان کو قادیان روانہ کردیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً و مصلیاً

رپورٹ جلسہ احمدیہ گجرات

بمقام رجوعہ

رجوعہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی رحمت - میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں - تیری طرف بارہ بجے کی کڑکڑاتی دھوپ میں بیس بیس کوس سفر کر کے جانا ہمارے لئے عین راحت ہے - کیوں ؟ تجھ میں بسنے والے احمدی میرے سید و مولیٰ امام الائمہ (خدا کا درود اُس پر اور اُس کی طاہر مطہر آل پر) کی قوت قدسیہ کا ظاہر ثبوت ہیں - ہاں میں اعلان کرتا ہوں - کہ جس نے وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ کا نظارہ دیکھنا ہو - اور اس کی خاص جذب و تزکیہ کا موازنہ کرنا ہو جو مامور من اللہ میں ہوتا ہے - وہ وہاں کے مرحوم احمدیوں کے حالات سنے - ایک وقت تھا کہ وہ جاتے سوار کو گرا کر لوٹ کے غائب کر دیں - تو کوئی تعجب کی بات نہیں - سارے جہان کے عیوب تمام دنیا کی خرابیاں اُن کے فخر کا موجب - ایک یہ وقت کہ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا زمین پر سلامت روی اور نرمی سے چلتے ہیں - اور يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا - اپنی رات سجود و قیام میں گذارتے ہیں - کوئی نیکی نہیں جس کی طرف وہ نہ لپکے - اور کوئی بھلائی نہیں جس کے حصول کا انہیں ارمان نہ ہو - ان کے مرنے کے بعد جماعت کچھ سست سی پڑ گئی تھی مگر الحمد للہ کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی برکات سے رنمل دھیلاں والے جلسہ کے ذریعے بیدار ہوئے - اور انہوں نے بڑی محبت سے چاہا - کہ یہاں قریب جو لوگ سب بھائی جمع ہوں - چنانچہ ۳ اگست کو گورالی - وزیر آباد - گوئیکے - لنگہ - سعد اللہ پور - بمبیال - مونگ رسول - ہیلاں - رنمل کے بھائی تشریف لا کر شامل جلسہ ہوئے - ڈنگہ کی جماعت نے اپنے غریب بھائیوں کو شمولیت کا اعزاز نہیں دیا - وجوہات نامعلوم ؟

جمعہ کا خطبہ - میرے پیارے مہربان حافظ غلام رسول صاحب نے پڑھا - کا پچھلا موضوع تھا - (۱) تقوے کی تعریف (۲) شرک و بدعت سے بچنے کی تاکید - کسی گناہ کو اختیار کرنا ہی شرک ہے (۳) غلبہ تقوے سے ہے - نہ کہ کثرت تعداد پر (۴) یکرنگ ہو کر خدا کا دین اختیار کرنا (۵) رسم و رسوم کے ادا کرنے کو عزت نہیں - بلکہ حقیقی عزت وہ ہے - جو خدا کی طرف سے ہو - (۶) اپنی عورتوں کی حسن معاشرت (۷) عملی نمونہ درست کرنے کی تاکید - بعد از نماز جمعہ ناچیز اکمل کا وقت تھا - ایک ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر تھی - مخالفین کی بھی ایک خاصی تعداد تو آگئی - مستورات بھی برعایت پردہ شامل تھیں تقریباً تین گھنٹے تک شمع خراشی ہوتی رہی مگر تاہم بہت سا بیان باقی رہ گیا - اس تقریر کا ایک حصہ تو بدر میں ملاحظہ فرمائیے - جس کا خلاصہ یہ ہے - کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ جو فرمایا - کہ نوح علیہ السلام قریباً ہزار برس قوم میں رہا - اور پھر طوفان آیا - کشتی والوں کو نجات دی - باقی سب غرق - اور یہ سفینہ تمام جہان کے لوگوں کے لئے ایک آیۃ تھا - اس میں کئی پیشگوئیاں ہیں - ایک یہ کہ نبی کریم صلعم کو گھبرانا نہیں چاہئے - ایک وقت آتا ہے - کہ خون کے طوفان میں یہ سب غرق ہونگے - اور وہ صحابہ کرام جو حبشہ میں دریا کا سفر کر کے ہجرت کر گئے ہیں - بخیریت واپس آئینگے - پھر خیراتوں کی تین صدیوں کے بعد ہزار برس گذرنے پر ظلم (حقوق اللہ و حقوق العباد میں نقصان) کے سبب طوفان آئیگا - ہر چہار عنصر انسان کے خلاف ہو جائینگے - اس وقت بھی ایک کشتی نوح ہو گی جس پر سوار ہونے والے بچائے جائینگے - چونکہ اس نوح علیہ السلام کی دعوت تمام جہان کے لئے ہو گی - اس لئے عذاب بھی سارے جہان پر متفرق طور سے آئینگے - صرف یہی کشتی امن کی جگہ ہو گی - اور اس لحاظ سے آیۃ للعالمین وہ ہے - اس کشتی پر سوار ہونے کے لئے ضروری ہے - کہ جیسے تم سفر میں جانے کیلئے وضو و غسل کرتے ہو - ایسے ہی یہاں بھی وضو ہے ہاتھ دھو لو - دنیا کی بیہودہ خواہشوں اور شیطانی تحریکوں پر عمل درآمد کرنے سے ہاتھ دھو ڈالو - کلی کرو - یعنی اپنے منہ کو گندی باتوں سے اور خدا کی مرضی کے خلاف بولنے سے بچاؤ - ناک صاف کرو - یعنی دنیاوی خلاف شریعت رسم و رواج اگر ناک کٹتی ہے - تو کٹ جانے دو - آنکھیں غیر محرم اور بیگانے مال کی طرف نہ دیکھیں پیشانی ایک ہی در دولت پر پڑی رہے - سر کا مسح یعنی سر تسلیم ایک ہی کے حضور خم رہے - بازو خدا کے احکام کے خلاف کوئی کام نہ کریں - قدم راہ حق میں ثابت قدم رہیں - تقوے کا لباس پہن لو - وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ (تقوی کا لباس سب سے اچھا ہے) ساتھ ہی یہ خیال بھی ہے - کہ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا (کہ شیطان کہیں یہ لباس اُتار نہ لے) اپنے ساتھ زاد بھی لے - مگر کونسا - وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ (سب سے اچھا زاد تقوی ہے) سستی نہ کرو بلکہ سَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ جوش و خروش سے اس راہ کو طے کرو - کونسی راہ - وہ (وَأَنَّ هَٰذَا) صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ - وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - کی راہ دیکھنا اور ادھر کسی اور رستے نہ پڑ جانا - وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے - یہی پُل صراط کی صورت میں متشکل ہو گا - اب تم کشتی تک پہنچ چکے محصول بھی ضرور دینا چاہئے - یعنی چندہ اس پر تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے - ورنہ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم - اللہ کو ضرورت نہیں - بلکہ تم ہی اس کی رحمتوں اور لفر توں کے محتاج ہو - اگر تم نے منہ پھیرا - تو خدا ایک اور قوم پیدا کر لیگا - جو تم جیسے نہ ہونگے - اور اس کے مامور کے پورے پورے دل و جان سے معاون ہونگے - پھر بیان کیا - کہ جیسے کشتی پر چڑھ کر مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ کی حالت طوفان کے وقت طاری ہوتی ہے - فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ایسا ہی ہر کام میں ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ سے اخلاص برتنا چاہئے - اور ہر قسم کے شرک سے محترز - یہاں امت رسول اکرم صلعم کے بعض عقاید کا ذکر کیا گیا - کہ مینہ نہیں برستا - تو چھوٹے بچے گلیوں میں گھومتے ہوئے کہتے ہیں - (ڈیبے ڈیبے مینہ وسا) لاحول ولا قوۃ کیا مسلمانوں کا خدا مینہ برسانے والا ڈوئی ہے یہ مخالف علما سنتے ہیں - اور منع تک نہیں کرتے کسی نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں کہا ہے - "دو دو جہاں نعمتاں بخشش میراں ننگ بھکھے وس کیوں پارونا میں - تیرے فضلاں دا کچھ شمار نا میں برڑیاں بدیاں توں بچا لاؤنا میں" حضرت معین الدین اجمیری کے لئے "زمین تیری فلک تیرا - ملک تیرے عرش تیرا تک کہہ دیا" - استغفر اللہ -

مگر بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے - کہ حضرت عیسٰے میں بھی بعض ایسے اوصاف ہیں جو کسی دوسرے نبی میں نہیں - (۱) جبرائیل علیہ السلام کا ہر وقت آپ کے ساتھ رہنا - حالانکہ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ سے ظاہر ہے - کہ فرشتے نیچے بذاتہ نہیں آتے - اور روح القدس کی معیت تو ہر مومن سے ہے - أَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ (۲) خالق الطیور ہونا - مگر خدا فرماتا ہے خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (۳) مردوں کا زندہ کرنا برخلاف إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ اور أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ کے (۴) اس کے ہاتھ پر تمام لوگ مسلمان ہو جائینگے حالانکہ قرآن مجید میں ہے - وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ہمیشہ اختلاف کرتے رہینگے - وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (۵) زمانے کے اثر سے محفوظ - ۳۳ برس کا آسمان پر گیا - یہی عمر ہو گی - جب اتریگا - خدا فرماتا ہے - وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط دو ہزار برس سے آسمان پر موجود - بلا طعام خدا نے بالخصوص فرمایا - کانا یاکلان الطعام ط وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ ط اور ترقی فی السماء کے جواب میں سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ط نازل ہوا - (۶) غیب کا جاننے والا - حالانکہ خدا ہی غیب کو جانتا ہے وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ - پھر خدا کے بغیر دوسروں کی استعانت اور ان کی ندا مانی بھی شرک ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا اور فرمایا - انہیں خود اپنی پڑی ہوئی ہے يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اور اس کی رحمت کے امیدوار اور عذاب سے خائف و ترساں ہیں - اس بیان سے کوئی ناراض ہوتا ہے - تو ہو - وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ - توحید کے بیان سے کافروں کے دل ہی تنگی پکڑتے ہیں - اور وہی چیں بجبیں ہوتے ہیں - تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ - اکمل

✻ اس کشتی کی نوح کا حلیہ خداوند کریم نے اپنے نبی کریم صلعم کی معرفت بتا دیا - سیدھے بال گندم گون رنگ اونچی ناک روشن پیشانی (عیسے ابن مریم کا یہ حلیہ نہیں بتایا) اور آسمان کو ماہ رمضان میں خسوف کسوف کے اجتماع سے اور زمین کو دابۃ الارض (طاعون) اور زلازل سے اسکی صداقت پر گواہ کر دیا پس اس کے پہچاننے میں کوئی دقت باقی نہیں ✻

وصیتیں

جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا تو انہیں دنوں میں مریدان با اخلاص کی وصیتیں حضرت اقدس کے پاس آنی شروع ہوگئیں - لیکن وہ انجمن جسکے متعلق حضرت اقدس نے اپنا یہ منشاء شائع کیا تھا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی - چنانچہ اس انجمن یعنے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے - ان قواعد کی رو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتوں کا لینا یا انکی وصول کا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیا گیا جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے - چنانچہ جب کچھ وصیتیں سکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئیں تو انکو مجلس میں پیش کیا گیا - مگر معلوم ہوا کہ بہت سی وصیتیں بعض نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں - اور یہ فیصلہ ہوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونیکے بعد انجمن کے مشیر قانونی جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بھیجی جایا کرے تا کہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہوسکے - چنانچہ وہ تمام وصیتیں خواجہ صاحب کے پاس بھیجی گئیں - اور پھر ان میں سے مکمل ہوکر واپس پہنچ گئی ہیں اور اس لئے اب حسب منشائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام انکو ہر دو اخباروں یعنے الحکم اور بدر میں چھپوانا شروع کیا جاتا ہے گنجایش کے مطابق یہ وصیتیں ہر ہفتہ شائع ہوتی رہیں گی - اسی توقف کی وجہ سے مجھے وصیتوں کے شائع کرنے میں ہوا - بعض لوگوں نے جلد بازی کرکے یہ لکھدیا تھا کہ چند وصیتیں آکر اب یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے - امید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلد باز خود بخود نادم ہونگے - یہ سلسلہ وصیتوں کا ایسا ہی جو انشاءاللہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا - بلکہ الہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کرکے بدزبان مخالفوں کا مونہہ کالا کرے گا - اور وہ دیکھیں گے کہ ان سے اشاعت اسلام کی توفیق چھینی جاکر اللہ تعالے کسطرح اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی بے ایمانی کی وجہ سے مفتریوں اور کذابوں کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں - ممتاز کرتا ہے - بحمد اللہ اسی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیروؤں کے لئے اشاعت اسلام کی ایک ایسی راہ کھولدی ہے جو دن بدن ترقی کرنیوالی ہے اور ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے ابتک وصیتیں لکھکر نہیں بھیجیں میں یہ التماس کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تساہل سے کام نہ لیں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں - ایسا نہ ہو سکے اجل کا پیام آجاوے اور ہم اسی ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے - وصیتیں حتی الوسع چھپی ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے انہیں تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ وصیت میں صرف اسقدر لکھدیں کہ جسقدر جائداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو اس کا دسواں یا جونسا حصہ وہ دینا چاہیں - صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے - جو احباب ہبہ کرنا چاہیں یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کرکے اس کا حصہ اپنی زندگی میں ہی دینا چاہیں تو یہ سب سے آسان راہ ہے - کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیر بار ہونے سے بچی رہیگی - وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا ظاہر کردینا بھی ضروری سمجھتا ہوں - کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب [illegible] نے اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار روپیہ جو قادیان میں واقع تھے - سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کرکے قبضہ مجلس کارپرداز کو دیدیا ہوا ہے - یہ ذکر میں نے اس لئے کیا ہے - کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہیں آئیگا - اس کے علاوہ بعض اور دوستوں نے بھی مکانات وغیرہ ہبہ کی ہیں - اس کی تفصیل انشاءاللہ پھر کسی وقت دی جاویگی - یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے - کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے - کہ وہ کل جائداد یا جسقدر حصہ اس کا چاہے کرے - لیکن وصیت تیسرے حصے سے زیادہ کی نہ ہونا چاہئے - باقی حق در غور ہے -

خاکسار

محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) میں مسمی محمد حسن ولد کرم الدین قوم آرائین ساکن روجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اور لکھدیتا ہوں - کہ آج ہی میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع [گورداسپور] کی کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں - کہ میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوئے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج ہیں - اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا اور جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق . . . . شائع ہوئے ہیں - یا آیندہ شائع ہونگے - میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثا ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کی معاملہ وصیت و ہذا میں پابند رہینگے -

(۱) میری جائداد حسب ذیل ہے -

(الف) مکان جس کا حدود اربعہ یہ ہے - کہ شمال مکان امیر بیگ مشرق ڈاب جنوب مکان شادی کشمیری مغرب شارع یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے - جو میں نے دو ماہ ہوئے کہ ہبہ زبانی بحق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے قبضہ مکان موہوبہ دو ماہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیدیا ہے - بشرطیکہ کہ جب تک میں زندہ رہوں - اس مکان میں میں اور سوا اس کے چار آنہ ماہوار بطور کرایہ دیتا رہونگا -

(ب) میری زمین قریباً پانچ گھماؤں موضع روجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور میں واقع ہے - اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے - اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں - میں آج کی تاریخ سے اس زمین کے پانچواں حصہ کو جوہری بجے بحق مجلس مذکور ہبہ کرتا ہوں - اگر اس کے متعلق انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے - تو سب لکھنے کو طیار رہونگا -

(ج) میری تنخواہ مبلغ ۸ روپیہ ہے - اس میں ہی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو دیتا رہونگا - انجمن کو اختیار ہوگا - کہ اس جائداد کو میرے بقیہ جائداد سے الگ کرلے - یا اس میں شامل رہنے دے - وہ اوسکو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرلے - یا فروخت نہ کرے تو اس موہوبہ جائداد سے مفاد اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں - اگر جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اوسکی مالک بھی انجمن ہے -

(۴) میں اقرار کرتا ہوں - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوا جائداد مذکورہ میری ترکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد کا حصہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر وصیت میں کیا ہے - میں اپنے جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

(۵) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اگر میں قادیاں میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو شائع ہوچکے ہیں - یا آیندہ شائع ہونگے - دارالامان قادیان میں بھیجدیں اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد ہو

(۶) میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں - ان اخراجات کے متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے - ہرگز نہیں - ان اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ادا کرکے میں کم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کردوں گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کردونگا - اور اگر ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ کل اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے وارثان اخراجات کے ادا کرنیکے ذمہ دار ہونگے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات اہم در جائز ضرورت شرعی سمجھینگے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں - کہ میں نے یہ وصیت صرف اتباعاً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جنکا مجھے اسوقت علم نہیں - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں اپنی جائداد کے متعلق کی ہے - اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے - درست اور قائم رہیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی پہنچانیکی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری نعش کو کہیں دفن نہ کیا جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جاسکتی ہے - (۹) یہ کہ اگر حسب نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے - تو اخراجات متعلق انتقال [illegible]

جو صاحب جگ جگہ و پیسہ ضایع کرکے مایوس خاطر ہو گئے ہوں انہیں قسم ہے خداوند کریم کی جب تک اسکی آزمایش نہ کر لیں ہرگز ہرگز نا امیدی کا منہ نہ دیکھیں کیونکہ یہ مجرب مرکب اپنی خوبیوں سے ہر دل عزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت مروارید مرجان یشب کہربا کستوری زعفران

و عنبر وغیرہ کا مجرب مشہور افاقی مرکب بلعزہ ہے

روح کو ایک عجیب غذا ہے — مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے — جوانی کی روح بڑھاپے کی جان ہے

مفرح عنبری!

مفرح عنبری!!

مفرح عنبری!!!

قیمت فی ڈبیہ ورن ۱ تولہ پانچ روپے (صہ) — تین ڈبیہ تیرہ روپے (للعہ ۱۳) — دو بالشت خوراک — ایکدرجن پچاس روپے (ﷺ ۵۰)

مفرح عنبری وہ جوہر ہے جسکے استعمال سے تمام قوائے دماغی میں ایک سریع التاثیر تحریک پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلےٰ و مفید سوجھتے ہیں۔ دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خداوند تعالےٰ نے نئی زندگی عطا کی ہے دل بے چینی پراگندہ خیالی وغیرہ دور کرنے کے لئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے +

مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ جریان رقت و سرعت۔ کثرت احتلام کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے جو دیسی ادویات سے کسطرح حاصل نہیں ہوتا کثرت مباشرت سے جو دماغ گردوں اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پورے ہونے لگتی ہے +

مفرح عنبری جن کے اعصاب میں بہ سبب نوعمری اندیشی۔ غلط کاری عیاشی کثرت محنت دماغی رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجاتے اور جسم میں کمزوری واقع ہو ان کے لئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے۔

مفرح عنبری خون پیدا کرنے اور مادہ تولید کے بڑھانے میں عجیب الاثر مرکب ہے۔ امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ نیز کل دماغی محنت سے کام لینے والوں کو جو اپنی صحت کی قدر کرنا چاہتے ہوں اس مونس رفیق کو ہر دم اپنے جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئے۔

مفرح عنبری ان مستورات کے لئے جنکے بچے کمزور لاغر پیدا ہو کر طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو انہیں بلا تامل اس جوہر اکسیر کو استعمال کرنا چاہئے تاکہ بفضل خداوند کریم ان موذی امراض سے نجات پا کر گوہر مقصود حاصل ہو۔

مفرح عنبری کمزور نحیف البدن بچوں کے لئے ایک خوش مزہ۔ خوش رنگ۔ خوشبودار مٹھائی کی مٹھائی دوائی کی دوائی اور غذا کی غذا ہے۔

مفرح عنبری نزلہ۔ زکام۔ دردسر ہسٹیریا (باؤ گولا) کو دور کرنے کے لئے اپنی آپ نظیر اور دماغی طاقت کے لئے اکسیر ہے

خان بہادر

عالیجناب عبد الرحمان خان صاحب رئیس اعظم بدر رشتہ ضلع پشاور

السلام علیکم۔ مفرح عنبری کی چند ڈبیہ کے استعمال کرنیکے بعد اس کے فوائد مجھے مجبور کرتے ہیں کہ پبلک کو اطلاع دوں۔ یہ کہ مفرح عنبری ایک بے نظیر مرکب ہے۔ اور میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اس سے عمدہ دوائی گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں میرے تجربہ میں نہیں آئی میرے خیال میں کمزور اور طاقتور کیواسطے یکسان فایدہ مند ہے اور آپ جسقدر اس دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے صرف آپ کی دوائی بموجب اشتہار کے درست پائی ہے۔

خان بہادر

عالیجناب مولوی محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست گھیر اگڈھ ضلع رامپور

عنایت فرمایم حکیم صاحب۔ سلام مسنون آپ کی ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست گھیر اگڈھ نے منگائی تھی۔ انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں یہ مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی آپ مہربانی کرکے تین ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید بخش محمد
پرائیویٹ سکرٹری وزیر صاحب

خان بہادر

عالیجناب سید علیخان صاحب گورنمنٹ پنشنر کوٹھی حسن منزل رئیس فتحپور تحریر فرماتے ہیں۔ مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری منگایا تھا۔ اس کا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے میں نے استعمال کیا تھا اسکو نہایت فائدہ ہوا۔ تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا۔ ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کیلئے متعین انکو دیا۔ اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض رفع سیلان کھلائی گئی۔ انکو بھی فائدہ ہوا۔ واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت

پتہ حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور حویلی کابلی مل

جریان سرعت رقت احتلام وغیرہ کا حکمی علاج

مین غلطی نہیں کرتا جبکہ مین کہتا ہون کہ شاید دنیا مین اس سے بڑھکر ان امراض کا کوئی علاج نہیں۔ منی کی تقریباً کل امراض اس کے پتلا ہونے کے سبب پیدا ہوتی ہیں اور یہ چند روز میں اس کو گاڑھا قابل اولاد بنا دیتا ہے۔ سخت سخت جریان دنوں میں اس کے ذریعے ہم نے دور کئے۔ قدرتی امساک جیسا اس دوائی میں ہے شاید کسی دوائی میں ہوگا۔ سرعت انزال جو آجکل عام بیماری ہے اور تقریباً ۹۹ فیصدی اسکے ہاتھ سے رو رہے ہیں اسکو ایک ماہ کھانے سے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ دوائی طاقت بھی بخشتی ہے۔ یہ ایک خاص قسم کا کشتہ ہے جو خاص طریق سے تیار ہوتا ہے۔ قیمت چار روپے فی تولہ۔ ۳ ماشہ (عہ)

نوٹ:۔ وہ لوگ محض بھولے ہیں کہ چالیس سال کی عمر سے پہلے کشتہ استعمال نہ کرنا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ کشتہ سنکھیا، شنگرف، پارہ اور تانبہ استعمال کرنے سے پہلے حکیم کی رائے لینی چاہئے۔ مگر باقی کشتہ جات بلا خوف استعمال ہو سکتے ہیں۔ کشتہ ... دن کے بچے کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کشتہ ہو۔ الغرض کشتہ جات کے نقصان پہنچانے کا خیال محض وہم ہے۔ اور سخت دیرینہ و مزمن امراض کا علاج بدون کشتہ جات ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ جس کو دیگر ادویات ایک مہینے میں گنوائیں اسکو کشتہ جات گھنٹوں میں گنوا سکتا ہے۔

ہم مشروطیہ علاج بھی کرتے ہیں

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی

قیمت فی ڈبہ ... ایک منٹ میں ... بال ...

یہ صفائی کمال بغل کی تکلیف دہ جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے ... بالکل ... جیسی بالائم چیزیں بھی اس میں شامل ہیں ایسی بے نظیر پہلے نہ دیکھی ہوگی۔ آزمانے سے تعلق رکھتی ہے۔

قیمت فی ڈبہ ... نمونہ ...

بال عمر بھر پھر نہ اگیں + بال دور کرنے کی دوائی

بال اڑانیکی بے نظیر دوائی سے بال صاف کرنے کے بعد اسکو استعمال کرنے سے بال عمر بھر نہیں اگتے بلکہ سیاسی کے منہ کی طرح صاف اور ملائم نکل آتی ہے۔ قیمت فی شیشی (عہ) اگر غلط ثابت ہو تو قیمت واپس۔

کرشمہ

میرا ایک لڑکا بیماری ... سے بیمار ہو گیا۔ ایک حکیم کی دوائی سے مرنے کے قریب ہو گیا حکیموں اور ڈاکٹروں نے مجھے مایوس کر دیا۔ عین حالت نزع میں جبکہ ہم سمجھتے تھے کہ دو منٹ تک لڑکا زندہ نہ ہوگا میں اسکو پنڈت ٹھاکر دت شرما صاحب ... کے پاس لے گیا ... جی نے ایک چاول بھر ایک کشتہ دیا۔ بس تیرے ہی لڑکے نے آنکھیں کھولدیں اور اب صحیح و سالم ہے۔ راقم لالہ پھول ... حال وارد لاہور

ٹھاکر دت شرما ویدا مالک دیش اپکارک اوشدھالیہ و ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و قیملی ڈاکٹر مصنف ... لاہور

ہندوستان مین ایک لاثانی کمپنی

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ بھارت بیمہ کمپنی لاہور ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی ہے۔ مفصلہ ذیل وجوہات سے (۱) اسکا کل انتظام دیسیون کے ہاتھ میں ہے۔ (۲) اس کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارت میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہونچتا ہے (۳) دیسیون کے ہاتھ میں انتظام ہونیکی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے نہایت مضبوط و بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں انکے پسماندگان کو بلا حیل و حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی و حق شناسی سے واقف ہے۔ اس علاوہ اور بھی کئی خصوصیت اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی باشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مد نظر رکھیگا تو وہ قایل ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہئے۔ آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کریں۔ ہماری کمپنی کی پراسپیکٹس کا سرسری مطالعہ آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کر دیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر بھیجنے پر پراسپیکٹس مذکور آپکی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جائیگا۔

گیان چند منیجر و الیکٹرک ایجنسی یا درخواستیں بنام لاجپت رائے ساہنی سکریٹری بھارت بیمہ کمپنی لمیٹڈ لاہور ہونی چاہئیں

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بے بہا اسکے استعمال سے کمی قوت باہ۔ دماغ کی کمزوری۔ خون کم پیدا ہونا۔ بدن کا سست ہونا۔ پٹھونکی کمزوری۔ بھوک کا کم لگنا۔ دماغی محنت کرنے والون کیواسطے حقیقت میں بے بہا ہے قیمت دو روپیہ (عہ)

طلا طلسمی یہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زائل کر چکے ہیں خواہ کسی بات سے زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے۔ صرف ۷ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ بالکل آرام ہو جاتا ہے قیمت ۲ ماشہ (عہ) جو کہ ایک آدمی کے واسطے کافی ہے۔ اسکا نمونہ نہیں جا سکتا۔

نخل مراد یہ وہ اعلے قسم کی مٹھائی ہے جو مشک و عنبر میوہ جات و مقویات سے مرکب کر کے تیار کی ہے جو چند روز میں اپنا اثر دکھاکر بدن کو قوی کر کے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشکر خون صالح پیدا کرتی ہے۔ بکس خورد (عہ) بکس کلان (عہ) تین روپے کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

سرمہ سلیمانی یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جس کے چند روز کے استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمی ابصارت۔ ناخنہ۔ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے آزمائش شرط ہے قیمت فی شیشی ایک تولہ (۸)

سنون دندان دردِ دندان۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں میں کیڑا لگنا۔ دانتوں کا زرد ہو جانا۔ گندہ دہنی کا ہونا۔ غرض اس کے استعمال سے یہ امراض بہت جلد رفع ہو کر دانت مثل گوہر آبدار ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بکس (۳) المشتہر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں۔ بلحاظ قدامت اب ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔ شایقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں۔

راقم۔ محمد عبداللہ و سعداللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا نسیم

مختصر فہرست یہ ہے

اگر آپ کو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت نسیم سے منگوائے۔ مدوح خوش معاملگی۔ گلاب ۱ سے عہ تک۔ مشک عنبر ۱ سے عہ تک۔ کیوڑہ ۱ سے عہ تک۔ مست ۱ سے عہ تک۔ موتیا ۱ سے عہ تک۔ پانداری ۱ سے عہ تک۔ حنا ۱ سے عہ تک۔ حسن ۱ سے عہ تک۔ چنبیلی ۱ سے عہ تک۔ ناگر تیل فی شیشی (عہ) مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی۔

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

رعایتی فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام – حصہ دوم یہ بے نظیر کتاب حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت ... شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے۔ قیمت ادنیٰ ۱ آنہ۔ ست بچن ۱۰ / **آریہ دھرم** – آریہ مذہب مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کے ساتھ مسئلہ نیوگ کے خطرناک برے نتائج کو کہول کر دکھایا ہے اور آریہ کے ان اعتراضوں کا جواب دیا ہے۔ جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ / **نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط** حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔

یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ تیسری دفعہ چھپا ہے۔ قیمت (۲/)

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب – عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ۔ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت (۲/)

فیصلہ آسمانی – حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۴/

نور القرآن – حصہ دوم۔ عیسائیوں کا عجیب رد۔ قیمت (۴/)

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات

تفسیر القرآن – پارہ اول۔ یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے۔ صدہا خطوط پسندیدگی بھیجے گئے ہیں یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اس کو قبولیت ہو گئی ہے قیمت عہ

سلک مروارید – سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی تعلیم کو عام کرنے کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا گیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۳/

سلک مروارید حصہ دوم – جو جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپ کر شایع ہو گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی انشاء اللہ اپنے حصہ کی طرح مفید اور موثر ہوگا۔ نہایت سلیس زبان میں مستورات کو اسلام کی سچائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت و صداقت سے واقف کیا ہے۔ اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب کی حقیقت کو کہول کر دکھایا گیا ہے اور اس دجل سے آگاہ کیا گیا ہے اور اس دجل سے آگاہ کیا گیا ہے جو زنانہ مشنری عورتیں استعمال کرتی ہیں اور جن کے ذریعہ ناواقف اور بھولی بھالی عورتوں کو اسلام سے بدظن کیا ہے۔ ۸۸ صفحہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۳/ علاوہ محصول ڈاک۔

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء – دارالامان میں ۱۸۹۷ء میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں حضرت حجۃ اللہ نے تین زبردست تقریریں بیان فرمائیں۔ قیمت رعایتی ۸/

الانذار – حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۸ء کو قادیان میں ایک جلسہ طاعون کے متعلق کیا تھا۔ قیمت ۳/

اصلاح النظر – قیمت ۲/۔ تفسیر سورہ تبت قیمت ۲/

سواء السبیل نمبر اول۔ قیمت ۱/۔ نسخ رد شیعہ۔ قیمت ۲/

قصیدہ ضوابط الاسرار – قیمت ۱/ **برہان الحق** (عیسائی مذہب کی حقیقت کھولی گئی ہے) قیمت ۲/۔ **دعوت الحق** نمبر ۲۔ قیمت ۱/

النصح قیمت ۱/ **مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا** – قیمت ۱/

نمونہ بیان قرآن مجید – قیمت ۳/ محمود کی آمین ۳ پائی۔

دوسرا جنگ مقدس حصہ دوم – ۲/

تفسیر القرآن پارہ دوم ۴/

تفسیر سورہ بقر مکمل ۴/

مراۃ الجہاد – عہ/

ضرورت امام ۱/

تحفہ احمدیہ ۱/

المشتہر منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو رنگی روزگار

جب کوئی اعتراض محض مشغلہ یا چھیڑ چھاڑ کے واسطے کیا جاتا ہے۔ اور اس میں احقاق حق کی خالص نیت نہیں ہوتی۔ تو اسکے جواب الجواب میں ہمیشہ مجیب کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اور لٹے اپنی ذات پر زد پڑتی ہے۔ روزگار راولپنڈی نے اعتراض کیا تہا؛

"مرزا صاحب قادیانی کے ایک لڑکے کی شادی پر جو ہزاروں روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ یہہ کہاں سے کیا گیا۔ اور وہ کہاں سے آیا۔ الحکم قادیان نے اس کی بابت ایک مفصل اور تنقیحی جواب دیا۔ یہہ جواب صحیح صحیح واقعات اور عملی امور پر مبنی تہا روزگار پنڈی اس کے جواب الجواب میں ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں رقم طراز ہے"

"الحکم نے ہمارے مضمون کے جواب میں ایک لمبی تحریر شایع کی ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ دولت اور ثروت کا ہونا نبوت یا رسالت کے منافی نہیں۔ اور یہہ کہ عام طور پر لوگ اپنے پیروں مرشدوں کو نذرانے دیتے ہیں پھر روزگار اپنی جانب سے یہہ حاشیہ چڑہاتے ہیں"

"ہماری اس جواب سے بالکل تشفی ہو گئی ہے۔ ہمارا یہہ خیال تہا۔ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو دوسری گدیوں کے گدی نشینوں سے ایک مختلف چیز ثابت یا پیش کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہہ بہی اور دوکانداروں کی طرح ایک دوکان ہے۔ تو ہم اپنے اعتراض کو واپس لیتے ہیں۔ اگر یہہ جواب الجواب ان آنکھوں دیکھا۔ اور ان کانوں سنا جاوے۔ کہ یہہ قادیانی مشن کے خلاف دیا گیا ہے۔ تو زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آج کل کے فن مناظرہ کے مطابق فریق مخالف کے منہ سے اگر کوئی صادق بات بہی نکلے تب بہی اوس کی تکذیب لازم ہے۔ اور اگر حقیقتاً دیکھا جاوے۔ تو روزگار سے جواب الجواب نہیں ہو سکا۔ یہہ میری ناقص رائے ہے۔ اس سے تو بہتر تہا۔ کہ خاموشی ہی اختیار کی جاتی۔

(۱) ہمارے پاس اس وقت بڑے بڑے صوفیائے کرام اور انبیائے عظام کے اقوال اور عمل کا اس بحث کے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ موجود ہے۔ نہ گذشتہ اور پہر یہہ بلکہ موجود بہی ہم اوس ذخیرہ سے انشاء اللہ باقوال چیدہ اور اعمال بزرگان سلف ثابت کر دیں گے کہ استدلال الحکم کا درست تہا۔ قبل اسکے کہ ہم اس بحث پر مزید روشنی ڈالیں۔ روزگار کی خدمت میں چند امور ابتدائے کا اظہار ضروری خیال کرتے ہیں۔ اون کے جواب آنے پر انشاء اللہ موقع بموقع اور بہی کچھہ عرض کرنے کی جرأت کی جاوے گی۔

(۱) مندرجہ ذیل سلسلے مسلمانوں میں مقدس شمار ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔

(۱) چشتی۔
(۲) نقشبندی۔
(۳) سہروردی۔
(۴) صابری۔

ان سلاسل مقدسہ کے بزرگان سلف امت اور جمہور اسلام کے نزدیک مقتدر اور پاک باطن اور اہل اللہ تھے۔ یا نہیں

(۱) حضرت شاہ قطب الدین بختیار کاکی
(۲) حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمتہ
(۳) حضرت نظام الدین اولیاء "
(۴) حضرت مجدد الدین نقشبندی "
(۵) بابا فرید چشتیا شکر گنج وغیرہم

نے سلسلہ بیعت جاری کیا ہے یا نہیں

ہر ایک سلسلہ کے مرید اپنے اپنے سلسلہ کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ یا نہیں۔

کس کس اولیائے کرام نے فتوحات مریدیہ سے صاف الفاظ میں انکار کیا ہے۔ اور کس کس نے فتوحات مریدیہ کا استعمال اپنے حوائج ذاتی میں نہیں کیا۔

موجودہ گدیوں میں سے کون کون سی گدی ہندوستان اور صوبہ پنجاب میں روزگار کے خیال میں دوکانداری ہے۔

(۱) کیا حضرت نوشہ شریف۔
(۲) چاچڑاں شریف۔
(۳) گولڑہ شریف۔
(۴) مہاراں شریف۔ کی پنجابی گدیاں دوکانداری میں یہہ بہی تشریح کر دیں۔ کہ کیا ان گدیوں میں مریدی فتوحات کا انکار ہے؟ کیا جو کچھہ ان کی عمارات گذشتہ و جاریہ املاک موجود ہیں۔ وہ کیا ان کی کمائی کا بہت سا حصہ نہیں ہے۔

(۱) کیا مریدانہ فتوحات سے ان گدیوں میں انکار کیا جاتا ہے۔ اور وہ انکے نزدیک مال حرام یا مال مشتبہ ہے۔

(۱) کیا ان گدیوں میں جو کچھہ اون کے مریدان صادق دیتے اور نذر کرتے ہیں اوس پر گدی نشینوں کو کوئی اختیار نہیں ہے اور کیا اونکے ارادات مند جو کچھہ دیتے ہیں وہ صرف اس واسطے دیا کرتے ہیں۔ کہ پیر اونہیں زمین میں دبائے رکھے۔ کسی اپنے کام پر خرچ نہ کرے۔ کیا ان گدیوں کے گہروں میں فتوحات مریدیہ کا بہت سا حصہ بصورت ہزاروں روپیہ کے زیورات کی نہیں ہے۔

(۱) جب روزگار انصاف سے ان سوالوں کا جواب دے گا۔ تو ہم بڑے بڑے بزرگان قوم کے فرامین اور اقوال کی نقل پیش کرینگے جن سے یہہ ثابت ہو کر رہیگا۔ کہ

(۱) مریدی فتوحات پیر کے واسطے مباح ہیں۔

(۱) جو نذرانہ پیر کو دیا جاتا ہے۔ وہ خالص اوس کا ہوتا ہے۔

(۱) مرید کا فرض ہے۔ کہ ہر ایک طرح سے پیر کی خدمت کرے۔

(۱) رشد و ہدایت کے واسطے لازمی نہیں۔ کہ پیر کے بدن پر چیتھڑا ہی ہو۔

(۱) اعمال انبیا بہی اسکے مخالف نہیں ہیں

معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزگار کی کسی بزرگ سے بیعت نہیں اگر کسی صاحب حال سے بیعت ہو۔ تب وہ ایسی نکتہ چینی نہ کرتے اب بہی اگر وہ کسی صاحب حال سے اس کی بابت دریافت کریں گے۔ تو میدان الحکم کے ہاتھہ میں رہے گا۔ مگر قادیان کا نام لیکر سوال نہ اٹھاویں۔ کیونکہ اس صورت میں خواہ مخواہ ہی مخالفت ہوگی۔

بقول شخصیکہ۔ قادیان میں جا کر کسی ہندو یا مسلمان کا مسلمان ہونا آریہ اور عیسائی ہونے سے بہی بدتر ہے۔ یہہ ایک مسلمان کا قول ہے۔ افسوس! ضد کہاں تک بڑہتی جاتی ہے۔ اور حق کی تلاش میں کیا کچھہ صعوبتیں حائل ہو رہی ہیں۔

راقم

ایک مجسٹریٹ

نوٹ از ایڈیٹر۔ مندرجہ بالا تحریر ایک معزز اور محترم شخص کے دماغ اور قلم کا نتیجہ ہے۔ اور یہہ بزرگ روزگار راولپنڈی کے خریدار اور پڑہنے والے ہیں۔ میں نے روزگار کے اس نوٹ پر کچھہ لکہنے کی ضرورت نہیں سمجہی تہی۔ مگر میرے محترم دوست نے جس طریق پر بحث اٹھائی ہے۔ اگر روزگار میں کچھہ ہی حمیت اور احقاق حق ہوگا۔ تو وہ ان تحریرات کا جواب دیگا۔ یا اپنے اعتراض کی غلطی اور کمزوری کو تسلیم کریگا۔

میں یہہ بہی افسوس سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ میں نے روزگار کا جواب دیتے وقت اس کی ساری تحریر اور پورا اعتراض نقل کر دیا تہا۔ اور خواہش کی تہی کہ اگر وہ اس پر کچھہ لکہیں تو میرا سارا مضمون درج کریں۔ مگر ایڈیٹر روزگار کی بے انصافی اسی سے ظاہر ہے۔ کہ میرے جواب کو اپنے اخبار میں شایع نہیں کیا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ انکے حوصلے نہیں۔ جو شایع کرے۔ ورنہ اس کے ناظرین پر حقیقت کہل جاوے۔ کم از کم وہ اس تحریر ہی کو شایع کرے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ جواب دینے سے پہلے پورا اعتراض نقل کرے۔

افسوس بیجا مخالفت نے باوجود دعویٰ تہذیب و شایستگی و ادعائے بے تعصبی ان کو از خود رفتہ بنا دیا ہے۔ ورنہ وہ ایسے اعتراض سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ہرگز نہ کرتے۔ جو پہلے اکابران امت اور انبیاء علیہم السلام پر عاید ہو سکتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی ذات پر یا آپ کے سلسلے پر کوئی ایسا اعتراض کرو۔ جو پہلے کسی راستباز پر نہ کیا گیا ہو۔ یا اس پر زد نہ پڑتی ہو۔ بہرحال امید ہے کہ ہمارے واجب الاحترام مضمون نگار اس مضمون کو مکمل کر دینگے۔ اور ناظرین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

ایڈیٹر الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حکیم مرزا محمود بابی کی دہلی مین کامیابی

ناظرین ذیل میں آپ کے ملاحظہ کے لئے وہ خط و کتابت درج کی جاتی ہے۔ جو مابین احقر العباد عاجز قاسم علی احمدی و مرزا محمود ایرانی بابی دربارہ مباحثہ عقاید بہائیہ ہوکر ۲۶ جولائی ۱۹۰۶ء کو ختم ہوئی۔ قبل از تحریر نقل خطوط مرزا محمود ایرانی سے ناظرین کو انٹروڈیوس کرانا ضروری ہے۔ یہہ شخص ایران سے بغرض تبلیغ عقاید بابیہ و بہائیہ عرصہ دو سال سے ہندوستان میں آیا ہوا ہے۔ لاہور۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ رنگون۔ راولپنڈی سیالکوٹ وغیرہ شہروں میں کئی کئی ماہ تک مقیم رہکر اپنی مقاصد کو بذریعہ تقریر بعض بعض لوگوں سے اظہار کرتا رہا ہے۔ سال گذشتہ میں قریباً دو ماہ تک دہلی میں بھی رہا۔ مگر بے نیل مرام یہاں سے لاہور کو روانہ ہوگیا دہلی میں کوئی عام جلسہ کرکے اس شخص نے اپنے عقاید کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ ایک قلمی اشتہار ایک روز جامع مسجد میں بدیں مضمون تقسیم کرایا۔ کہ آفتاب صداقت جو سرزمین ایران میں طلوع ہوا تھا۔ اس کی روشنی ظاہر کرنے کو مرزا محمود ایرانی وارد دہلی ہیں۔ جو شخص اس کے متعلق کچھ سننا چاہیں۔ حکیم صاحب کے مکان پر محلہ بلی ماراں میں تشریف لاکر سن لیں،، اتفاق سے یہہ اشتہار میری نظر سے بھی گذرا۔ اور یہہ عاجز آپ کے در دولت پر اوس آفتاب کی روشنی اور شعاعیں دیکھنے گیا۔ متواتر تین روز تک غیر مسلسل فضول ولغو تمہیدات سنتا سنتا اوکتا گیا۔ تو عرض کی۔ کہ حضرت براے مہربانی ان غیر منتہی تقریروں کو ختم کر دیجئے۔ اور نفس مطلب پر آئیے۔ یعنی اپنے عقاید و دعاوی معہ چند نص و دلائل کے فرمایئے آپ نے باوجود بار بار کے عرض معروضات کے ہرگز جرأت سے اپنے عقاید کا اظہار نہ کیا۔ مجبور ہوکر میں نے آپ کو ایک روز اپنے غریب خانہ پر بذریعہ عریضہ تشریف لانے کی تکلیف دی۔ آپ تشریف لے آئے۔ تھوڑی سی گفتگو کے بعد عاجز راقم نے آپ سے صرف دعوے ہی [illegible] بہاء اللہ [illegible] کا دریافت کیا۔ تو آپ نے دبی زبان کہ فرمایا۔ کہ وہ مسیح موعود تھا۔ اس پر میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوے سے معارضہ کرکے عرض کی۔ کہ جن دلائل سے آپ بہاء اللہ کا مسیح ہونا ثابت کرینگے اونہیں دلائل سے بلکہ اون سے بڑھکر عقلی و نقلی ثبوت سے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا مسیح موعود ہونا ثابت کردکھاؤنگا۔ پھر ایسی صورت میں ہم کو کیا ضرورت پڑی۔ کہ حضرت مسیح موعود کو چھوڑ کر جس کی اندرونی بیرونی حالات سے شبانہ روزی ہمکو اطلاع ہے جسکی تقریریں اور تحریریں ہم نے اپنے کانوں سے سنیں۔ آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ جس کی زیارت سے ہم مشرف ہیں۔ کسی مردہ مسیح موعود کو جس کا نہ دعوی معلوم نہ دلائل نہ تقریر سنی نہ تحریر دیکھی۔ نہ زیارت سے باریاب ہوئے" یہہ سنکر حکیم صاحب سب حکمت بھول گئے اور فرمانے لگے۔ کہ میں اب لاہور جاؤنگا۔ وہاں پہونچ کر شاید مرزا صاحب قادیانی سے بھی ضرور ملونگا۔ اور خود انکی مجلس میں گفتگو کرونگا۔ پس آپ لاہور کو چلدیئے۔

اتفاق حسنہ سے اونہیں ایام میں حضور مسیح الزمان علیہ السلام بھی گورداسپور سے حسب درخواست مخلصین بغرض تبلیغ لاہور تشریف لے گئے۔ ایرانی صاحب کو یاروں نے اُکسایا۔ کہ مرزا صاحب سے گفتگو بحث مباحثہ کیجئے۔ مگر آپ ایسے کاہے کو تھے۔ کہ سامنے آتے۔ یا تحقیق حق مد نظر رکھتے۔ تاب مقابلہ نہ لاکر پیسہ اخبار کے قالب میں نمودار ہوئے۔ اور ایسے وقت میں آپ نے درخواست مباحثہ پیش کی جبکہ حضرت اقدس نے واپس براے پیروی مقدمہ گورداسپور جانا تھا۔ اس لئے بوجہ عدیم الفرصتی کے یہہ موقعہ ایرانی صاحب کو خوش قسمتی سے نہ ملا۔ پھر بذریعہ اوسی پیسہ اخبار کے سورہ کہف میں جو ذوالقرنین کا قصہ ہے۔ اوس کی تفسیر چاہی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اوسکی تفسیر باعلام الہی لکھکر لیکچر لاہور کے صفحہ ۳۰ میں درج کردی،، امید ہے۔ کہ ناظرین ایرانی کے حالات سے معلوم کر گئے ہوں گے۔ کہ یہہ صاحب کون ہیں۔ اب پھر آپ آوارہ ممالک بعیدہ ہوتے ہوتے دہلی میں پہونچے [illegible] کے پادری احمد مسیح نابینا [illegible] ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی کے رفیق بنے۔ احمد مسیح مذکور کے مکان واقعہ مشن میں دو بار آپ کو قریباً بیس یا پچیس آدمیوں میں جو حسب دعوت احمد مسیح جمع ہوئے تھے۔ مسلمانوں کو خطاب کا موقعہ ملا۔ بار اوّل کی مجلس میں راقم حاضر نہ تھا۔ مگر بار دوم حسب درخواست احمد مسیح یہہ نیاز مند بھی شامل جلسہ ہوا۔ اس مجلس کی بناے انعقاد یہہ ہے۔ کہ احمد مسیح نے چند مسلمانان دہلی کو یہہ اطلاع دی۔ کہ مرزا محمود صاحب ایرانی بابی وارد دہلی ۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء یوم شنبہ میرے مکان پر آکر اپنے عقاید و دعاوی و دلائل بیان کرینگے۔ اور بشرط اجازت سامعین میں سے مولوی عبد المجید صاحب واعظ دہلی یا قاسم علی احمدی یا جہانگیر خان سارٹر ڈاک خانہ سفری ان سے کوئی گفتگو کرینگے۔ اور یہی پیغام احمد مسیح نے بغرض شمولیت جلسہ مجھکو دیا۔ میں صبح سات بجے کے بعد احمد مسیح کے مکان واقعہ مشن مذکور میں جا پہونچا۔ وہاں جاکر دیکھا۔ کہ دس بیس آدمی اور مولوی محمد عبد المجید صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ مگر بابی صاحب کا انتظار ہے۔ متواتر دو تین آدمی بابی صاحب کو جو سراے احمد پائی متصل مشن مذکور میں مقیم تھے۔ بلانے گئے۔ تو ساڑھے آٹھ بجے خود بدولت نازل ہوئے۔ اور آتے ہی کرسی نشین ہوکر احمد مسیح سے ہم کلام ہوئے " کہ میرا ارادہ ہے بقیہ مجلس کے گفتگو جو میری اور مولوی عبد المجید صاحب کی ناتمام رہی تھی۔ اسکو آج پورا کروں،، مولوی عبد المجید صاحب نے فرمایا۔ کہ میں تین روز سے علیل ہوں۔ کھانا بھی بوجہ علالت نہ کھا سکا اس لئے ضعف زیادہ ہے۔ میں گفتگو کرنے کے واسطے اسوقت طیار نہیں ہوں،، نیز مجھکو احمد مسیح کی جانب سے آج اس کام کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ کہ مرزا محمود صاحب ایرانی اپنے دعوے و دلائل بیان کرینگے۔ اور قاسم علی اس پر جرح قدح کرینگے،، پس میں مثل دیگر سامعین کے آپ ہر دو صاحبوں کی گفتگو سننے کیواسطے آیا ہوں۔ ناظرین یہہ احمد مسیح نابینا اور اس کی کمپنی کی چال تھی۔ کہ ایرانی اور احمدی سے گفتگو ہو جاویگی۔ ایرانی ایک بڑا فاضل جید ہے۔ قاسم علی کو شکست دیگا۔ میرا بدلہ اتر جاویگا۔ مگر افسوس کہ احمد مسیح اپنے اس ارادہ میں بھی ناکام ہوا۔ ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ایرانی نے میرے ساتھہ گفتگو کرنا منظور نہ کیا۔ اور کہا۔ کہ مولوی عبد المجید سے گفتگو کرونگا،، آخر بہت سے قیل و قال کے بعد یہہ فیصلہ ہوا کہ ایرانی بقیہ گفتگو ہی کرے۔ مگر اوس کے ضمن میں اپنے مقصد و دعاوی کا اظہار کرتا جاوے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعاوی اور دلائل علی الاعلان بذریعہ کتب و اشتہارات و اخبارات و تقریرات ہر جگہ شایع و مشتہر ہو چکے ہیں۔ مگر بہاء اللہ کا نام ہم نے آج ہی سنا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ کے دعاوی و عقاید کو معلوم کرکے پھر غور کریں۔ کہ ہر دو مدعیان مسیحیت میں کس کا دعوے اس قابل ہے۔ جس پر غور کی جاوے،، یہہ تقریر مولوی عبد المجید صاحب نے فرمائی۔ تو ایرانی نے اپنی تقریر بلا تحقیق مرہانے یعنی ایسی شروع کردی۔ کہ جس کا نہ سر نہ پیر اور ساڑھے دس بج گئے۔ مولوی عبد المجید صاحب نے فرمایا۔ کہ تمام تقریر آپ کی بے سود رہی۔ اور قابل جواب و غور کوئی امر آپ نے نہیں فرمایا۔ نہ اپنی موعودہ عقاید و دلائل و دعاوی کا کچھہ ذکر کیا،، اس کے بعد عاجز نے عرض کی کہ ایرانی صاحب وقت ضائع کرتے ہیں۔ نتیجہ اس گفتگو اور مجلس کا کچھہ نہیں ہوگا۔ پس آپ براے مہربانی واضح الفاظ میں اس کا جواب دین۔ کہ بہاء اللہ کا دعوے کیا تھا۔ جو خود اس نے اپنی زبان یا قلم سے بیان کیا ہے۔

ایرانی۔ بہاء اللہ کا دعوے نہ نبوت کا نہ رسالت کا نہ خلافت کا بلکہ ولایت کا ہے،،

احمدی۔ ولایت کا دعوے ماننے کے لئے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ آپ نے ناحق اوارگی ممالک بعیدہ کی (اختیار کی)

ایرانی۔ وہ صاحب وحی تھا۔ نہ نبی۔ کیونکہ خلفاے محمدیہ کے لئے نبوت لازمی نہیں ہے۔ صرف وعدہ خلافت ہے،،

احمدی۔ اس کو آپ موعود سمجھتے ہیں یا نہیں

ایرانی بیشک وہ موعود تھا۔

احمدی کونسا وعدہ ہے۔ جس کا مصداق بہاء اللہ ہے۔ مسلمانوں کو احادیث صحیحہ میں مسیح ابن مریم کے نزول کا وعدہ ہے۔ نہ کسی دیگر کا

ایرانی۔ وہ اسی وعدہ مسیح ابن مریم کا مصداق ہے۔ اور مسیح موعود ہے۔ مگر مرزا صاحب کا دعوے غلط ہے۔ یہانتک سلسلہ کلام پونچا تھا۔ کہ سامعین میں سے بابو شیخ کرامت علی

صاحب مخدومی نقشبندی امرتسری نے کہا- کہ مرزا محمود صاحب یہہ گفتگو فریقین کی بے سود ہے ہماری خواہش یہہ ہے- کہ آپ باہمی تحریری گفتگو کریں- اور اس تحریری مباحثہ کی اشاعت کا میں ذمہ دار ہوں-

احمدی- مجھکو بسر و چشم تحریری گفتگو منظور ہے ایرانی صاحب اپنی دعاوی پیش کریں- تو میں سنونگا- اور تردید کرونگا- کیونکہ مجھکو علم الیقین اور عین الیقین ہے- کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہیں- اس لئے اس امر کی یاد رکھنے میں مجھے کوئی اندیشہ نہیں- کہ ہر ایک دیگر مدعی مسیحیت باطل ہے- وما ذا بعد الحق الا الضلال-

ایرانی- مجھے بھی مباحثہ منظور ہے- اگر آپ کو منظور ہے- اور میں بھی ایسا ہی خیال کرتا ہوں- کہ ادعاے بہاءاللہ کے سوا دیگر مدعیان مسیحیت کے دعوے باطل ہیں-

مولوی محمد عبد المجید صاحب- میں اس گفتگو کے واسطے مکان زینت محل دیتا ہوں- اور فریقین کی حفظ آبرو و امن جلسہ قائم رکھنے کا ذمہ وار ہوتا ہوں- لیکن شرائط مباحثہ باہمی فریقین میں طے ہو جانی ضروری ہیں- جن کی پابندی ہر دو مناظروں کو ضروری ہو- بعد تصفیہ شرائط مناظرہ آپ مجھکو اطلاع دیں- میں بذریعہ اشتہار مطبوعہ اس جلسہ کا اعلان اپنی جانب سے کرونگا-

ایرانی- تعیین یوم و مکان میری رائے پر منحصر ہے- باقی شرائط مناظرہ لکھکر مجھکو دکھلائی جاویں- میں اپنی مرضی سے ان کو منظور یا نامنظور کرونگا-

احمدی- آپ کو اول تو کوئی حق نہیں کہ تعیین یوم و مکان کے آپ مختار ہوں- اور نہ شرائط کے متعلق آپ یہہ اختیار رکھتے ہیں- کہ اپنی پسندیدہ شرائط سے گفتگو کریں- فریقین کو ایسے مساوی حقوق حاصل ہیں- نیز آپ غریب الوطن مسافر سرائے میں مسافرانہ آپ کا قیام ہے- دہلی میں آپ ایسا محفوظ مکان جس میں یہہ جلسہ ہو سکے- نیز مالک مکان یا بانئے جلسہ حفظ امن کا بھی ذمہ وار بنے- کیسے تجویز کر سکتے ہیں- آپ زینت محل کو بذمہ داری مولوی عبد المجید صاحب منظور کریں- آپ کے واسطے زینت محل اور کوئی دیگر مکان دہلی کا سب برابر ہیں- مگر ایرانی صاحب نے اس کو منظور نہیں کیا (جس میں ایک چال اور منصوبہ انسانی تھا- جو کہ بعد میں مجھے معلوم ہوا- اور انشاء اللہ موقعہ پر اسکا اظہار کرونگا) اس لئے یہہ عاجز رضامند ہو گیا- کہ ایرانی صاحب کو ہی اختیار تعیین مکان و یوم دیا جاوے-

قریب بارہ بجے دوپہر کے یہہ جلسہ برخاست ہوا- سب لوگ رخصت فریقین اپنے اپنے مکان پر چلے گئے- اور ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو حسب قرار داد باہمی راقم الحروف احمدی نے مندرجہ ذیل رقعہ متضمن شرائط مباحثہ لکھکر بعد مغرب سرائے میں ایرانی کے پاس بھیجا+

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز امیدوار مغفرت گناہاں خفی و جلی- قاسم علی احمدی بخدمت جناب والا مرزا محمود صاحب ایرانی بابی واضح باد- کہ کل تاریخ ۲۱- جولائی ۱۹۰۶ء یوم شنبہ قبل دوپہر بمکان پادری احمد مسیح صاحب واعظ امیر پی- جی- مشن جو مجلس بغرض اظہار دعوٰی و عقاید و دلائل حضرت بہاءاللہ صاحب منعقد ہوئے تھے- آپ نے باوجود درخواست بار بار حضار مجلس کے اون عقاید و دعاوی کا کچھ اظہار نہ فرمایا- اور سامعین کا وقت عزیز ضائع کرایا- بالآخر جناب سے بابو شیخ کرامت علی صاحب مجددی نقشبندی نے یہہ التجا کی- کہ آنجناب اس عاجز راقم الحروف احمدی سے اپنی دعاوی و دلائل میں تحریری گفتگو ایک جلسہ میں کریں- اور اس مباحثہ کی اشاعت کا ذمہ بھی بابو صاحب موصوف نے خود اٹھایا تھا- اس پر جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب نے یہہ فرمایا- کہ اس گفتگو کے واسطے مکان زینت محل بذمہ داری خود یعنی فریقین کی حفظ آبرو کا ذمہ دار ہو کر میں دیتا ہوں مگر قبل از انعقاد جلسہ شرائط و ضوابط مناظرہ باہمی فریقین میں طے ہو جاویں- تاکہ گفتگو کے وقت کوئی دقت واقع نہ ہو- آنجناب نے جواباً فرمایا تھا- کہ گفتگو کرنی منظور ہے- الا تعیین مکان و یوم میری مرضی پر منحصر ہوگا- باقی شرائط مناظرہ کو دیکھکر انکا تسلیم یا انکار کرونگا- چونکہ درخواست شیخ کرامت علی صاحب آپ نے منظور فرمائی کی اس لئے شرائط و قواعد مناظرہ بذریعہ عریضہ ہذا بغرض ملاحظہ و منظوری ارسال ہیں-

(۱) فریقین ہر ایک سوال و جواب تحریری پیش کرینگے زبانی تقریر قابل جواب نہ سمجھی جاویگی-

(۲) ان تحریروں کو خواہ اپنی قلم سے لکھیں خواہ آپ دوسرے سے لکھوائیں- مگر میں خود اپنے ہاتھ سے لکھوں گا- ہر ایک تحریر پر فریقین کے دستخط معہ دو دیگر شہادتوں کے اجو بطور تصدیق ہونگی)

(۳) ہر ایک فریق اپنی تحریر سوالی ہو- یا جوابی- بعد ثبت دستخط خود حاضرین جلسہ کو سناویگا- اور بعد سنانے کے تصدیقی دستخط ہو کر حوالہ فریق مقابل بغرض تحریر جواب کیجاویگی-

(۴) ہر ایک تحریر کے واسطے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ ہوگا- اگر کوئی فریق اپنی تحریر سے نصف گھنٹہ کے اندر فارغ ہو جاوے- تو باقیماندہ وقت اس کو دوسری تحریر کے وقت اگر ضرورت ہوگی- تو جواب دیا جاویگا- یعنے جب چاہے اپنا باقیماندہ وقت تحریر کرنیکے لئے نہ کہ کسی زبانی تقریر کے لئے لے سکیگا-

(۵) دو میر مجلس اور ایک صدر جلسہ ہوگا- فریقین اپنی اپنی جانب سے میر مجلس نامزد کرینگے- اور صدر جلسہ اوس کو ماننا ہوگا- جو بانئے جلسہ ہو- مثلاً اگر زینت محل میں یہہ جلسہ قرار پاوے- تو اوس کے بانی مولوی عبد المجید صاحب سمجھے جاکر صدر قرار دئے جاوینگے- اگر کوئی مکان آپ تجویز کریں- تو اوس مکان کے متولی یا مالک بانی جلسہ اور صدر ہونگے- میر مجلس صاحبان اور صدر جلسہ کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں- اس سے زیادہ انکو کوئی حق حاصل نہ ہوگا-

الف- صرف انتظام جلسہ قائم رکھنا اونکا فرض ہوگا- فریقین کی گفتگو میں مداخلت کرنیکا کسی کو حق نہ ہوگا- اور حفظ امن کی ذمہ داری-

ب- جو شخص باوجود مرضی اپنے جملہ شرائط مناظرہ کے گفتگو کو درمیان میں چھوڑ کر چلا جاوے- اس کو گریز یافتہ قرار دیکر فیصلہ تحریری بوجوہات گریز لکھدینگے-

---

ج- جو فریق کسی شرط کی خلاف ورزی کریگا- بصورت عدم طلب معافی اس کو گریز یافتہ قرار دینگے-

د- ہر ایک تحریر پر میر مجلس صاحبان و صدر جلسہ کو دستخط بطور تصدیق کرنے ہونگے- اور بعد اختتام مباحثہ فریقین کی تحریریں جمع کر کے بصورت کتاب نقل کرا کر اپنی شہادت سے مع چند دیگر حضار جلسہ کے دستخط سے مزین کر کے ایک ایک نقل فریقین کو دینگے- اور اصل تحریریں اپنے پاس رکھینگے-

ھ- فقرہ حرف الف کی پابندی صرف صدر جلسہ کے ذمہ ہے- اور باقی سب فقرہ جات کے پابند ہر سہ صاحبان یعنی میر مجلس و صدر ہونگے-

و- قبل از انعقاد جلسہ بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے صدر جلسہ کی جانب سے یہہ مشتہر ہوگا- کہ مباحثہ تحریری فلان مقام میں فلان یوم و وقت مابین مرزا محمود صاحب ایرانی بابی و قاسم علی احمدی ہوگا-

(۶) جب تک ایک مسئلہ طے نہ ہو جاوے- کوئی دوسرا مسئلہ بطریق خلط مبحث نہ شروع کیا جائیگا-

(۷) سوائے فریقین کے کسی شخص کو خواہ میر مجلس ہوں- یا صدر جلسہ یا دیگر حضار مجلس بغیر اجازت فریقین مسائل متنازعہ میں داخل دینے کا بذریعہ تقریر یا تحریر کوئی حق نہ ہوگا-

(۸) اولاً دعاوی حضرت بہاءاللہ صاحب کے آپ کو واضح الفاظ میں پیش کرنے ہونگے- تعیین دعوے کے بعد دلائل نقلی مسلمہ فریقین کو ثبوت دینا ہوگا-

(۹) میرا حق ہوگا- کہ جو چاہوں حضرت بہاءاللہ صاحب کے دعاوی وغیرہ کے متعلق تحریری سوال کے ذریعہ دریافت کروں- اور تحریری جواب پاؤں-

(۱۰) دلائل کتب مندرجہ ذیل کی حسب مراتب کتب دینی ہونگے اولاً قرآن کریم سے استدلال کرنا ثانیاً احادیث صحیحہ سے ثالثاً آثار صحابہ سے- ان استدلالوں میں امورات ذیل کا لحاظ رہیگا کہ قرآن کریم کے اگر کسی لفظ میں معانی میں اختلاف ہو- تو اسکے رفع کے واسطے- اول- قرآن کریم سے ہی شواہدات پیش کئے جاویں- دوم محاورات عرب سے- سوم لغت عرب سے- جب کوئی تفسیر پیش کی جاوے- تو وہ آنحضرت صلعم کی حدیث صحیح مرفوع سے ہووے-

ثانیاً کسی معتبر صحابی سے بسند صحیح۔
کوئی روایت جو خلاف قرآن ہو۔ ہرگز قبول نہ کی جاویگی۔ خواہ کسی کتاب میں ہو۔ کوئی تفسیر خلاف و معارض کسی آیت قرآن کریم کے ہرگز ہرگز قبول نہ ہوگی۔
کوئی اثر صحابی۔ اگر صحیح احادیث یا آیات قرآن کے خلاف و معارض ہو۔ تو قابل قبول نہ ہوگا۔
کسی تفسیر کا قول۔ اگر پیش کیا جاوے۔ تو بصورت عدم معارضہ کتاب و سنت و حدیث و اثر صحابی و محاورات عرب قابل قبول ہوگا ورنہ نہیں۔
اوّل مرتبہ۔ کتب احادیث میں بخاری و مسلم کا ہوگا۔ اس کے بعد صحاح اربعہ کا اسکے بعد دیگر کتب احادیث کا۔

(۱۱) کوئی فریق اشارۃً یا کنایۃً یا صراحتاً کوئی کلمہ دل آزار خلاف تہذیب بغرض توہین فریق ثانی زبان یا قلم سے نہ نکالے

(۱۲) توریت و انجیل سے اگر کوئی استدلال کیا جاوے۔ تو بشرط مطابقت قرآن کریم قابل قبول و بصورت مخالفت مردود ہوگا۔ اور اگر نہ مخالف ہو۔ نہ مطابق۔ تو اس میں روایتاً و درایتاً گفتگو ہو کر قبول یا عدم قبول ہوگا۔

(۱۳) آپ جو دعوے حضرت بہاء اللہ صاحب کا پیش کریں۔ یعنی رسالت کا یا نبوت کا یا محدثیت کا یا ولایت کا اوس کی معیار تصدیق و تکذیب بھی قرآن و حدیث سے پیش کریں۔

(۱۴) بعد دلائل نقلی کے دلائل عقلی و مشاہدات و نظائر بھی پیش کرنے ہونگے۔

(۱۵) ہر ایک دعوے کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہوگا۔ کیونکہ مدعی آپ ہونگے۔ اس لئے کہ حضرت بہاء اللہ صاحب کا دعوے مقدم ہے۔ دعوے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام سے۔

(۱۶) اگر آپ کا دعوے ثابت ہوگیا۔ تو میں بغیر مزید گفتگو کے مرزا صاحب کے دعوے سے منکر ہو کر حضرت بہاء اللہ صاحب کے دعوے کو تسلیم کرلونگا۔ بصورت ثانی آپ کو اعتقاد بہائیہ سے دست بردار ہونا ہوگا۔

(۱۷) جو دعوے آپ حضرت بہاء اللہ صاحب کی طرف سے پیش کریں۔ اوس کی دعا کا ثبوت حضرت بہاء اللہ صاحب کی زبان یا قلم سے بیان کریں۔ نہ کہ اپنی جانب سے اور دلائل بھی وہی ہوں جو خود حضرت بہاء اللہ صاحب نے اپنی دعاوی پر پیش کئے ہیں۔

(۱۸) اگر آپ اردو میں تحریر نہ کرسکیں۔ تو فارسی میں خود تحریر کریں۔ یا کسی دوسرے سے کرادیں۔ لیکن اوس کا ترجمہ حاضرین کو سنا دینا آپ کے ذمہ ہوگا۔

(۱۹) بعد اختتام مباحثہ فریقین کی تحریرات کی نقل جو مصدقہ میر مجلس صاحبان و صدر جلسہ ہوگی۔ طبع کرا کر شایع کی جاویگی۔ اور کوئی حکم بغرض فیصلہ مسائل متنازعہ نہیں قرار دیا جاویگا۔ خود تحریرات فریقین سے ہر شخص نتیجہ نکال لیگا۔

(۲۰) تعیین مکان و یوم و وقت آپ کی مرضی پر منحصر رکھا گیا ہے جس کی اطلاع آپ بہت جلد بعد قبولیت شرائط مندرجہ صدر اس عاجز کو دینگے۔

یہ شرائط ہیں۔ جو میں نے حتی الوسع نہایت انصاف کی نظر سے لکھی ہیں۔ اور فریقین پر اس کا اثر مساوی ہوگا۔ اگر کسی شرط میں ترمیم یا تنسیخ یا ایزادی آپ فرمادیں۔ تو بعد غور کے میں بشرطیکہ وہ معقول ہووے۔ بلا عذر قبول کرونگا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

رقیمہ نیاز مند عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دھلی
معروضہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء یوم یکشنبہ

اس کے جواب میں ایک پر تعلّی مضمون کا مندرجہ ذیل رقعہ ایرانی صاحب کا موصول ہوا۔ جو بڑے مشورہ کے ساتھ ایک کمیٹی نے مخصص خاص سے مسودہ لکھوا کر ایرانی زبان میں ادا کرایا جس میں ہر امر بیدلیل کا تحکمانہ اظہار ہے۔ اور ایرانی تہذیب کا بھی نمونہ معیار۔ ھو اللّٰہ تعالیٰ

مخدومی! خط شما رسید۔ در خصوص تعیین مجلس آنچہ نوشتہ بود۔ باعث طول و ہمہ تکرارت بود۔ من از برائے ہمین مجالس و گفتگو از وطن مالوف آوارۂ ممالک بعید شدہ ام۔ اگر واقعاً شما ہم برائے ثبوت مقاصد و مدعائے خویش حاضرید۔ من ہم حاضرم۔ و خیلے خوشحال۔ فردا بعد از مغرب در منزل جناب مولوی عبد الحق صاحب مفسر حقانی در محلّہ بلی ماران مجلس برقرار خواہد شد۔ و ہر کسے را من بتوانم خبر میدہم۔ و شما ہم امروز و فردا بذریعہ اشتہار یا قسم دیگر مرکز بخواہید مردم را اطلاع دہید فرضاً ہمہ دہلی را ہم بخواہید جمع کنید۔ مختارید۔ ولے برائے من اگر دو نفر ہشیار عالم ہم کہ باشد کافی است۔ مضایقہ ندارد۔ آنچہ از شرایط لازم است۔ این است کہ اوّل

(۱) میر مجلس و صدر جلسہ معیّن باید نمود۔ کہ آنہا برائے تصدیق و شہادت و انتظام جلسہ و منع عموم از مداخلہ در صحبت و گفتگو و منع طرفین از گریز و خلط بحث مختار مطلق باشند۔

(۲) تقریر و سوال و جواب طرفین تحریر شود۔

(۳) طرفین ہر یک بخط خود تحریر خود را بمیر مجلس و صدر جلسہ دادہ نقل نزد خود بدارد۔ و دستخط از ایشان بگیرند۔ دیگر اگر چنانچہ شما شرائط دیگر ہم دارید سر شروع جلسہ پیش کنید۔ ہرگاہ میر مجلس و صدر انجمن منظور نمودند۔ البتہ من ہم قبول خواہم نمود۔ الاہذا خط گذشتہ شما دوم شب بوقت ہشت رسید تا دو روز من منتظر ماندہ بودم۔ دیگر این جواب را تا بخبر نیندازید۔ اگر حاضرید۔ خبر تا امشب برسانید۔ والّا من معذور خواہم بود۔ کہ زیادہ برین اوقات خود را معطّل نکنم +

حررہ حکیم میرزا محمود بہائی ایرانی

یہ ہے۔ ناظرین حضرت بہاء اللہ صاحب کے وکیل اور فرقہ بہائیہ کے فاضل بیعدیل اور پیسہ اخبار کے عالم جلیل کا مضطربانہ جواب اور آپ کے پر تعلّی فقرات "کہ من از برائے ہمیں مجالس و گفتگو از وطن مالوف آوارہ ممالک بعیدہ شدہ ام۔ و فرضاً ہمہ دہلی را ہم بخواہید جمع کنید۔ مختارید" "ولے برائے من دو نفر ہشیار عالم ہم کہ باشد۔ کافی است" اور آپ کی ایرانی تہذیب کا نمونہ کہ "خط شما رسید۔۔۔ آنچہ نوشتہ بودید۔ باعث طول و ہمہ تکرارات بود" جو محض دعوے بے دلیل ہے۔ کوئی ثبوت طوالت و تکرارات کا نہیں دیا۔ اور آپ کا تحکم کہ "اگر واقعاً شما ہم برائے ثبوت مقاصد و مدعائے خویش حاضرید۔ من ہم حاضرم۔ خیلے خوشحال" یعنی اگر یہ عاجز احمدی اپنے مقاصد و مدعاے کے اثبات کے لئے حاضر ہے۔ تو آپ بھی حاضر ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اگرچہ ایسی مجالس و گفتگو کے واسطے آوارگی منظور فرمائی ہے۔ تمام دہلی کو بھی جمع کرلو۔ تو آپ کی طرف سے اجازت عام ہے۔ گو منزل مولوی عبد الحق صاحب دو صد نفر سے بھی زیادہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور نہ اسقدر وقت کہ اشتہار لکھکر طبع بھی ہوجاوے۔ اور قبل از وقت وہ ہمہ دہلی را "اطلاع بھی ہوسکے۔ اور شرائط کا فیصلہ میر مجلس و صدر جلسہ فرمادینگے۔ گویا جن شرائط کو صدر جلسہ و میر مجلس آپ کے لئے مناسب سمجھیں۔ اُن کو منظور فرما کر آپ گفتگو کرینگے۔ ورنہ نہیں۔ یہ آوارہ ممالک بعیدہ ہونے اپنے علم و فضل کے زعم پر اب آسرا تلاش کرتے ہیں۔ صدر جلسہ و میر مجلس کا۔ ایسا کبھی نہیں سنا گیا۔ کہ بحث تو ہو۔ زید و عمرو کے باہمی اور شرائط بحث مقرر کریں۔ خالد و بکر۔ یہ آپ کی قابلیت و مناظرہ دانی ہے۔ مگر چونکہ میں نے ۔۔۔ تا بخانہ باید رسانید کے وجہ سے آپ کے ہی خط کو منظور کرکے مندرجہ ذیل جواب الجواب عرض کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

از جانب عاجز قاسم علی احمدی بخدمت جناب مرزا محمود صاحب بابی۔ گذارش ہووے۔ کہ آپ کا نوازشنامہ ملا۔ بلا تاریخ و یوم بجواب عریضہ نیاز مؤرخہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء۔ آج بعد بارہ بجے دوپہر کے پہونچا۔ کیفیت مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ میرے عریضہ کو آپ نے باعث طول و تکرارات ظاہر کرکے مجھکو ممنون فرمایا۔ اس کا فیصلہ اذہان سامعین پر رہیگا۔ وطن مالوف سے ایسی ہی جلسوں کے واسطے جناب کا آوارہ ممالک بعیدہ ہونا بغیر فرمانے آنجناب کے ہی اون مجلسوں کا انحصار و دبار مختلف سے ظاہر ہے۔ جو آنجناب نے بڑے بڑے شہروں میں ہندوستان کے کی ہیں جن کا ادنیٰ ثبوت مقام دہلی کی مجالس ہیں۔ کیا جو شخص کسی خاص کام کے واسطے آوارۂ ممالک بعیدہ ہوا کرتا ہے۔ وہ اس اہم ضرورت کے حاصل کرنے میں اپنے فرایض اسی طور سے ادا کرتا ہوگا۔ جیسا کہ آنجناب عرصہ دو سال سے ہندوستان کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں ادا کررہے ہیں۔ لاہور۔ راولپنڈی کلکتہ۔ سیالکوٹ وغیرہ میں آپ نے کس قدر جلسے کرکے کتنی لاکھ مخلوق خدا کو اس آفتاب صداقت کی شعاعیں پہونچائیں۔ جو سرزمین ایران پر طلوع ہوا تھا۔ اور جسکی خاطر آپ نے آوارگی ممالک بعیدہ کی قبول کی۔ قبل ازیں دہلی میں قریباً دو ماہ بلی ماراں میں آپ نے قیام فرمایا۔ اوس عرصہ میں کتنی بار حصول مقصد کے لئے اس آوارگی کے کام کو بذریعہ مجالس انجام دیا۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس دو سالہ آوارگی کا سوائے سیر و سیاحت و بلوہ پیمائی کے کونسا کارنامہ آپ کے پاس بطور ثبوت و مشاہدہ کے موجود ہے۔ کیا کوئی نظیر آپ مخالف کے سامنے ایسی پیش کرسکتے ہیں جس سے ادعاء سامی کہ "من از برائے ہمین مجالس و گفتگو از وطن مالوف آوارہ ممالک

بعیدہ شدہ ام" عملاً ثابت ہو جاوے ہرگز نہیں
آپ نے یہہ بہی تحریر فرمایا ہے۔ کہ "دیروز گذشتہ
شام دوم شب وقت ہشت رسید۔ تا دو روز من
منتظر ماندہ بودم" اسکا جواب یہہ ہے۔ کہ بروز
شنبہ بارہ بجے کے قریب یہہ عاجز اس مجلس
سے جو پادری احمد مسیح صاحب کے مکان پر
منعقد ہوئی تہی۔ واپس آیا۔ یکشنبہ کو آپ
کی خدمت میں بوقت ۸ بجے شب کے عریضہ
ارسال کر دیا۔ یہہ اس قدر وقت نہیں گذرا
جسمیں آپ کو انتظار کی تکلیف گوارا کرنی
پڑتی۔ اور اگر واقعی آپ نے زحمت انتظار
اٹھائی ہے۔ تو اس کی معافی چاہتا ہوں۔
بعد ازین سر مطلب آکر عرض کرتا ہوں۔ کہ
آپ نے جناب مولوی عبد الحق صاحب
کا مکان اور سہ یوم فردا بعد مغرب گفتگو
تعین فرما کر تعین دیگر امور رقم فرمائے ہیں۔ جن
کو لازمی سمجھا ہے۔

(۱) میر مجلس و صدر جلسہ معین ہونا چاہئے۔
جو تصدیق و شہادت و انتظام جلسہ و مداخلت
غیر در گفتگو و منع طرفین انگیز و خلط مبحث وغیرہ
میں مختار مطلق ہوں۔

(۲) تقریر و سوال و جواب طرفین تحریری ہوں
(۳) فریقین خود تحریر کر کے نقل اپنی پاس محفوظ
میر مجلس صاحبان رکہکر اصل انکو دیدیں۔

سو جواب اسکا التماس ہے۔ کہ مکان مولوی
عبد الحق صاحب میں انعقاد جلسہ مجہکو منظور
ہے۔ مگر اس شرط سے جو دہلی کے واسطے از
روئے قانون و انصاف و مصلحت نہایت
ضروری ہے۔ کہ مولوی عبد الحق صاحب اپنا
دستخطی رقعہ اس مضمون کا میرے نام کل ۱۱
بجے قبل دوپہر تک بہیجدیں۔ کہ "بہ حسب درخواست
مرزا محمود صاحب بابی میں اپنا مکان اس
جلسہ بحث کے واسطے جو درمیان مرزا صاحب
ممدوح و قاسم علی ہوگا۔ خاص کرتا ہوں۔ اور
انتظام جلسہ و حفظ امن فریقین (یا آپ کو
اگر اطمینان ہے تو) صرف حفظ آبرو قاسم علی
معہ اُن کے ہمراہیاں کا ذمہ وار ہوں۔ قاسم
علی معہ احباب خود وقت مقررہ منجانب مرزا
محمود صاحب پر آجاویں" بعد آنے اس تحریری
دستخطی رقعہ مولوی صاحب کے بعد مغرب میں
حاضر ہو جاؤنگا۔

شرط اوّل کی بابت مین اپنی جانب سے
جو میر مجلس مقرر کرتا ہوں۔ اُن کا نام ڈاکٹر
محمد اسمٰعیل خان صاحب ہے۔ آپ اپنی جانب
کے میر مجلس صاحب کو نامزد کر کے کل دس
بجے تک مطلع فرماویں۔ اور صدر جلسہ مولوی
عبد الحق صاحب ہونگے۔ جو بانی مجلس و صاحب
مکان ہیں۔ میر مجلس صاحبان و صدر جلسہ
کے اختیارات کا فیصلہ بہی حسب تحریر سابق
شروع جلسہ میں ہو جاویگا۔

شرط دوئم۔ تو میری پیش کردہ ہی ہے۔ جو
مسلم ہے۔

شرط سوئم۔ کی بابت بہی مناسب تجویز حسب
قرارداد باہمی اوس وقت ہو جاویگی۔

(۴) دیگر شرائط کا فیصلہ بشرط منظوری صدر
انجمن و میر مجلس آپ کو قبول ہوگا۔ ورنہ نہین
اس کا بہی تصفیہ حسب الارشاد آپ کے
شروع جلسہ میں ہو جاویگا۔ آیندہ جو تحریر بہیجیں
بہ ثبت تاریخ و یوم لکہا کریں۔ والسلام
علی من اتبع الہدیٰ

عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی
۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء دوشنبہ

حضرات۔ ناظرین دیکہئے۔ عاجز نے
کس قدر ایرانی صاحب کی مہمان نوازی و
مسافر پروری کی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن تہا
اُن کی رضامندی ہر امر کے متعلق ملحوظ رکہی
ہے۔ کہ کسی طرح وہ اپنی میزبان سے ناراض
ہو کر ایران کو نہ سدہاریں۔ مگر دلائے بر حال ایرانی
کہ کسی بات پر بہی قایم نہ ہوا۔ اور بجواب اس
عریضہ کے مندرجہ ذیل رقعہ میرے نام بہیجا۔

ھو اللہ۔ دوست من! نامہ شما کہ بداینا
شرحی از سفر دہلی و مسافرت دو سالہ پنجاب
فانی داشتت رسید۔ جناب! سفر دہلی من کمتر
از مسافرت شما ہا منتج و مؤثر نبودہ۔ کہ آنقدر
عربدہ ہا در شہر اندا ختید۔ و از پنجاب تا ہندوستان
کوس لحن الموعود کوبیدید۔ آخر الامر خروج و دخول
دہلی نتیجہ ہیا ہوئے مردمان مشہود و معلوم نہ گردید
دیگر از سفر دہلی من چہ توقع دارید۔ عنقریب
نتیجہ و آثار این سفر دو سالہ پنجاب من چون ثعبان
مبین شود۔ و خیال اوہام بیست سالہ شمارا
بیامد۔ ھذا دعویٰ غیر مکذوب۔
دیگر در خصوص شرائط مجلس ہمانست۔ کہ
یوم دوشنبہ مجملاً و مختصراً نگاشتم۔ لدی الحضور
میر مجلس و صدر جلسہ انتخاب خواہد شد و شرائط
غیر از آنچہ قبلاً نوشتم۔ معلق بقبول میر مجلس و صدر
جلسہ است۔ باقی مطلبی کہ قابل تحریر باشد
نہ۔ والسلام علی من اتبع السلام۔ در
خصوص اجازہ زمان و مکان جناب مولوی
عبد الحق صاحب در صفحہ آخری ملاحظہ نماکہ چگونہ توم
تا مزید اطمینان و مانع عذر شما شود۔ فردا
بعد مغرب حاضر شو۔ حررہ حکیم میرزا محمود
ایرانی بہائی۔ دوشنبہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۶ء

نقل تحریر مولوی عبد الحق صاحب دہلوی مفسر تفسیر
حقانی ظہر رقعہ میرزا محمود ایرانی

جناب من۔ میں بخوشی خاطر اجازت دیتا
ہوں۔ کہ بعد نماز مغرب روز چہار شنبہ
۲۵ جولائی کو غریب خانے پر مناظرہ کے لئے
تشریف لاویں۔ مگر وہ اشخاص جن سے اندیشہ
فساد ہوگا۔ اوٹہا دئے جائیں گے۔ آج شب
کو انجمن ہدایت الاسلام کا جلسہ ہے اس
لئے کل پر محول کیا گیا۔ ابو محمد عبد الحق ۲۴
جولائی سہ شنبہ۔

اَیُّھَا النَّاظِرِین۔ آپ نے ایرانی تحریر
معہ اجازت نامہ مولوی صاحب کے ملاحظہ
فرمائے۔ آپ فرماویں تو سہی۔ کہ کیا یہہ میرے
خط کا باصواب جواب ہے۔ اور اجازت نامہ
میری منشاء کے مطابق تحریر فرمایا ہے ہرگز
نہیں۔

ایرانی صاحب سے میں عملی ثبوت اس
دعوے بیدلیل کا کہ "من از برائے این
مجالس و گفتگو از وطن مالوف آوارہ ممالک
بعیدہ شدہ ام" مانگتا ہوں۔ آپ اوس کے
جواب میں فرماتے ہیں "عنقریب نتیجہ و
آثار این سفر دو سالہ پنجاب من چون ثعبان
مبین شود" سبحان اللہ کیا بدیہی ثبوت
آپ نے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ بعض علماء
اہل حدیث مسیح علیہ السلام کے آسمان سے
آنیکے ثبوت میں لکہتے ہیں۔ "وانہ لعلم للساعۃ"
یعنی قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مسیح
کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔ اور یہہ جواب
خدا تعالیٰ کا منکرین قیامت موجودہ زمان
محمد صلعم کو دیا گیا ہے۔ کہ تم جو انکار قیامت
کرتے ہو۔ اوس کے آنیکی دلیل کو مسیح ابن مریم
ہے۔ کیا تعجب نہ ہے۔ کہ منکرین قیامت
تو آج انکار کر رہے ہیں۔ اور دلیل اون کو
وجود قیامت کی ایسی دیجاتی ہے۔ کہ جو خود
ہنوز محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ اور بالفرض
اگر تسلیم بہی ہو۔ تو اوس دلیل کا وجود خدا جانے
کس زمانہ میں ہوگا۔ مگر منکر آج ہی مان لیوے
کہ بیشک وجود قیامت کی یہہ زبردست دلیل ہے۔
کہ مسیح ابن مریم آسمان سے اتریگا۔ خواہ
کسے زمانہ میں ہو۔ ایسا ہی ایرانی صاحب
کا جواب ہے۔ کہ عنقریب میرے دو سالہ
سفر کا نتیجہ "چون ثعبان مبین شود" میں آپ
سے اون جلسوں اور مناظروں کی تفصیل پوچہتا
ہوں۔ جو آپ نے پنجاب کے بڑے بڑے شہروں
میں اس دو سال میں کئے ہیں۔ جس سے آپ کا
یہہ دعوےٰ عملاً ثابت ہوتا۔ کہ بیشک آپ ایسے
جلسوں اور گفتگوؤں کے واسطے آوارہ ہوئے
ہیں۔ آپ اثر و نتائج سفر کا بیان کر رہے ہیں۔
اور وہ بہی محض خیالی جس کا وعدہ آیندہ
پورا ہو کر دلیل کہلانے کا مستحق ہوگا۔ یہیں تک
آپ کی بحث بہی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ ہماری
سفروں کو جو غالباً حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ السلام کے سفر دہلی سے مراد ہے۔
ورنہ ہمیں نے تو کوئی سفر اس غرض کے واسطے
جس کے آپ مدعی ہیں۔ آجتک کیا نہیں پیش
کرکے فرماتے ہیں "سفر دہلی من کمتر از مسافرت
شما ہا منتج و مؤثر نہ بودہ" مسافرت مسیح الزمان کے
نتائج آپ کو سرائے احمد پائی میں اور مشن عیسائی
میں کیسے معلوم ہوتے۔ لاہور کا سفر تو آپ نے
خود ملاحظہ فرمایا تہا۔ کہ کس قدر منتج و مؤثر رہا۔
کس قدر لوگ بیعت امام الزمان میں داخل
ہوئے۔ پہر سیالکوٹ و جہلم کے سفر آپ اخبارات
میں پڑہیں۔ صدہا لوگوں نے آپ کو مسیح موعود
تسلیم کر کے بیعت کر لی۔ اس کے مقابلہ میں متواتر
دو سالہ آوارگی میں جن لوگوں نے بہاء اللہ جیسا
کو مسیح یا مہدی یا جو کچہہ بہی آپ اُن کو کہتے ہیں
مان کر اظہار کیا ہو۔ اُنکا کچہہ پتہ دیا ہوتا۔ رہا
حضرت اقدس کا سفر دہلی وہ دو بار ہوا ہے۔
اوّل اُس زمانہ میں جب کہ آپ نے ہند میں جنم
نہیں لیا تہا۔ اوس کی حالات محض نابینا ایڈ
کیپنی کے زبانی سنکر آپ نے صحیح جان لئے۔
تو اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اور اگر آپ نے پوری
تحقیق کے بعد معلوم کر کے لکہا ہے۔ تو سراسر
کذب ہے۔ جو لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے
ڈرنا چاہئے تہا۔ سفر دوم دہلی کا بغرض تبلیغ
نہ تہا۔ اور نہ کوئی جلسہ دہلی میں ہوا۔ مگر تاہم اس
سفر میں جو قریباً دس بارہ یوم کا تہا۔ چالیس
آدمیوں تک بیعت میں داخل ہوئے۔ اور اب
ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ برائے مہربانی آپ
نے بہاء اللہ صاحب کے سفرہا کا کچہہ تذکرہ
فرمایا تہا۔ کہ کیسے منتج و مؤثر ہوئے۔ الغرض میں
پوچہتا کچہہ ہوں۔ اور آپ جواب کچہہ دیتے
ہیں۔ بقول مشہور "من چہ میگویم و طنبورہ
من چہ می سراید۔" پہر میں نے جو رقعہ مولوی
عبد الحق کا طلب کیا تہا۔ اوس کی عبارت
لکہدی تہی۔ چاہیئے تہا۔ کہ وہ عبارت اگر نہ
لکہتے۔ تو اوس کا تمام مفہوم اپنے الفاظ میں لکہ
کر دیتے۔ مگر ایسا نہیں کیا۔ نہ اوس میں حفاظت

کا ذمہ نہ یہہ کہ کسی کی درخواست پر آپ نے مکان مناظرہ کے واسطے دیا ہے نہ اوس میں کسی کا نام لکھا ہے۔ کہ کس کو آپ مناظرہ کے لئے اپنی اجازت دیتے ہیں۔ الغرض باوجود ان تمام بے عنوانیوں کے اس عاجز نے طول نہیں دیا۔ اور وہاں جانا منظور کر کے ذیل کا اطلاعی اور آخری رقعہ ان کے جواب میں بھیجدیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از احقر العباد قاسم علی احمدی بخدمت جناب مرزا محمود صاحب بابی بہائی۔ والسلام علی عباد اللہ الصالحین۔ نوازشنامہ سامی معہ اجازت نامہ مولوی عبد الحق صاحب بتقرر یوم مباحثہ ۲۵۔ جولائی ۱۹۰۶ء بوقت شب بعد مغرب۔ آج موصول ہوا۔ انشاء اللہ یہہ عاجز وقت مقررہ پر حاضر ہوجاویگا۔ شرائط مباحثہ جو کہ عریضہ اول مورخہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء میں تحریر کرچکا ہوں۔ اول اون میں گفتگو ہوگی۔ بعد تصفیہ شرائط مباحثہ شروع کیا جائیگا۔ باقی امور مندرجہ خط سامی کا فیصلہ بھی قبل از مباحثہ ہو رہیگا۔ میر مجلس لازماً فریقین کے اپنے اپنے انتخاب سے ہونگے اور صدر جلسہ بانی جلسہ و مالک مکان سمجھے جاوینگے۔ میری جانب سے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب میر مجلس ہیں۔ آپ اپنے میر مجلس صاحب کو سر جلسہ منتخب کر سکتے ہیں۔ آپ نے شرائط کا از سر نو تجویز کرنا چاہا اس کی بابت بھی بر سر موقعہ مباحثہ عرض کرونگا۔ والسلام

عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔
۲۴۔ جولائی ۱۹۰۶ء ہشتنبہ

بعد اس قرار داد باہمی کے یہہ عاجز معہ اخویم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب و مستری قادر بخش صاحب و چوہدری فتح محمد خان صاحب کنٹرکٹر و مستری عظیم بخش صاحب و عبد اللہ خان صاحب بعد مغرب مولوی عبد الحق صاحب کے مکان پر پہونچا۔ وہاں تقریباً تیس چالیس آدمیوں کے جمع تھے۔ اور مسٹر محمود ایرانی مع مسٹر احمد مسیح پادری اپنے رفیق و نابینا اینڈ کمپنی کے بھی اون میں موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد مولوی عبد الحق صاحب کھانا تناول فرما کر تشریف لائے۔ اور ذیل کی گفتگو فرمائی

مولوی عبد الحق صاحب۔ سب آگئے ہیں۔

حاضرین۔ جناب سب موجود ہیں۔

مولوی صاحب۔ کون کون صاحب مناظر ہیں۔

ایک شخص۔ مرزا محمود صاحب ایرانی۔ اور قاسم علی صاحب قادیانی۔ (گویا مولوی صاحب کو اس سے پہلے مطلق اس کا علم نہیں تھا۔ حالانکہ پورا علم تھا)

مولوی صاحب۔ قبل از گفتگو میں یہہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کس مسئلہ میں نزاع ہے جس میں مناظرہ ہوگا۔

عاجز احمدی۔ تمام گذشتہ بیان جس کی بنا پر یہہ جلسہ قرار پایا تھا۔ ظاہر کر کے احمد مسیح کی شہادت دلوا کر کہ ہاں یہہ واقعات ٹھیک ہیں۔ عرض کیا۔ کہ مرزا محمود ایرانی اپنے عقاید و دعاوی معہ دلائل بیان کرینگے۔ اون میں جرح قدح میں کرونگا۔ کیونکہ آپ مدعی ہیں۔ ماموریت بہاء اللہ صاحب کے

ایرانی۔ میں مدعی نہیں ہوں۔ بلکہ یہہ خود مدعی مسیحیت مرزا صاحب قادیانی کے ہیں یہہ اپنا دعوے بیان کرینگے۔ میں جرح کرونگا۔ کیونکہ یہہ بر مکان احمد مسیح کہہ چکے ہیں کہ میں تمہارا مدمقابل ہوں۔ مجھہ سے گفتگو کرو۔ اور بڑے جوش سے۔ انہوں نے اس کا اقرار کیا تھا۔

احمدی۔ مدمقابل ہونا شئے دیگر ہے۔ اور مدعی بننا کچھہ۔ اور مدمقابل ہونے سے مجھ اب بھی انکار نہیں۔ مدمقابل اوس کو کہتے ہیں۔ جو فریق ثانی مناظرہ و مباحثہ کرتا ہے مقابلہ کرتا ہے۔ نہ کہ مدعی کو خصوصیت کے ساتھہ۔

مولوی صاحب۔ فریقین گریز کرتے ہیں اور مدعی بننے سے انکار فیصلہ کیونکر ہو۔

احمدی۔ واقعات گذشتہ جس کی بنا پر یہہ جلسہ قرار پایا۔ بشہادت پادری احمد مسیح آپ سن چکے۔ کہ محض بغرض سماعت دعوے ایرانی یہہ نوبت آپ تک پہنچی۔ اور فریقین کا گریز محض عدم تدبر واقعات سے آپنے سمجھا۔ اس کا فیصلہ آسان اور باقاعدہ اسطرح ہوگا۔ کہ اول آپ میرا وہ خط پڑہیں۔ جو بابت شرائط باہمی لکھکر بھیجا گیا ہے۔ بعد فیصلہ شرائط اور کوئی گفتگو ہوگی۔ اور یہہ جملہ امور شرائط میں اول لکھہ چکا ہوں۔ اس پر خط مورخہ ۲۲۔ جولائی جو متضمن بشرائط مناظرہ تھا۔ پڑہکر سنایا گیا۔ جس وقت فرائض صدر جلسہ و میر مجلس صاحبان کے پڑہے گئے۔ تو مولوی صاحب نے اعتراض ذیل کیا۔

مولوی صاحب۔ کیا صدر انجمن بعض لوگوں کو شور و غل سے منع کرتا رہیگا۔ اور اس کا کچھہ اختیار نہیں۔ جیسے دیگر عوام الناس ہونگے ویسا ہے۔ وہ بھی ایک عامی سامعین میں سے ہوگا۔ تو بحث فضول بے نتیجہ تضیع اوقات ہے۔

ایرانی۔ مجھکو منظور نہیں ہے۔ کہ صدر انجمن صرف اتنے ہی اختیار کا ہو۔ کہ انتظام جلسہ رکھے۔ بلکہ ہر ایک منازعت کا فیصلہ کرے خلط بحث نہ ہونے دے۔ غرض میری جانب سے بجمیع امور آپ یعنی صدر جلسہ مختار مطلق ہیں۔ جیسا کہ میں اپنے جوابی خط میں لکھہ چکا ہوں۔ اب جوابی خط پڑہا گیا۔ جو بتاریخ دیوم ایرانی نے بھیجا تھا۔

مولوی صاحب۔ خط ایرانی سن کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمانے لگے۔ بیشک یہہ جملہ اختیارات خلط بحث و فیصلہ معانی مختلفہ و بحث حقیقت و مجاز و استعارہ میں صدر جلسہ کو پورا اختیار حاصل ہو۔ کہ جس فریق کو مطابق کتب مسلمہ کے چاہے ڈگری دے۔

احمد مسیح نابینا۔ بیشک ایسا ہونا ضروری ہے۔ بغیر کلی اختیارات صدر جلسہ کے بے نتیجہ بحث ہوگی۔

احمدی۔ (مولوی صاحب سے مخاطب ہوکر) یہہ ظاہر ہے۔ کہ فریقین اپنے دلائل نقلی مسلمات خصم سے دینگے۔ اور جو لفظ از روے معانی مشترکہ ہوگا۔ یا مجاز و استعارہ بتلایا جاویگا محض اپنی تخیل سے یہہ بیان نہ ہوگا۔ بلکہ شواہدات و نظائر لغت و محاورات عرب سے ہی ثبوت دیا جاویگا جس کا ثبوت اس کے خلاف ہوگا۔ وہ مردود ہوگا۔ ایسی صورت میں اختلاف معانی کا فیصلہ صدر جلسہ کیا بذریعہ الہام کے کرینگے۔ یا انہیں ذرائع سے؟ ظاہر ہے۔ کہ صدر جلسہ آپ ہوں۔ یا کوئی دیگر صاحب۔ وہ بھی ایسے ثبوت بتلا کر فیصلہ دینگے۔ پھر کس واسطے صدر جلسہ اختلاف معانی کا فیصلہ کرنے میں مختار مطلق کیا جاوے۔

مولوی صاحب۔ بیشک یہہ درست ہے کہ صدر جلسہ جو فیصلہ خلط بحث و اختلاف معانی کا دیگا۔ بدلائل سمجھا کر کتب مسلمہ سے دکھلا کر کہدیگا۔ کہ فلاں کا دعوے معانی و الفاظ میں صحیح ہے۔ نہ کہ وہ محض حکماً بے دلیل فیصلہ کردے۔ غرضیکہ بڑی لمبی بحث کے بعد یہہ ہی منظور کر لیا گیا۔ کہ خلط بحث و اختلاف معانی کا فیصلہ بدلائل لکھکر دینے کا اختیار بھی۔ صدر جلسہ کو دیدیا جاوے۔

احمدی۔ خیر اگرچہ اس اختیار کی ضرورت نہ تھی۔ مگر قطع بحث کے واسطے میں منظور کر لیتا ہوں۔ کہ جو فیصلہ آپ یا کوئی صدر جلسہ خلط بحث و اختلاف معانی میں بدلائل دینگے۔ منظور کر لیا جاویگا۔ الا مسائل متنازعہ فیہ میں کوئی فیصلہ دینے کا اونکو اختیار نہ ہوگا۔

۲۵۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو بعد مغرب

یہاں تک گفتگو ہوکر جس میں دس بجے سے زاید وقت شب گذر چکا تھا۔ دوسرا مسئلہ تعین میر مجلس کا قرار پایا۔ چونکہ قبل ازیں۔ ناظرین ملاحظہ کرچکے ہیں۔ کہ اخویم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب میری جانب سے میر مجلس تھے۔ اب میر مجلس کا تعین فریق ثانی کی جانب سے ہونا چاہئے تھا۔ پھر یہہ مسئلہ کیوں پیش ہوا۔ یہہ اسلئے کہ اختیارات صدر جلسہ زاید ہوگئے۔ کچھہ مداخلت بحث میں بھی انکو کرنے کا اختیار دیا گیا۔ اس لئے ضرورت سمجھی گئی۔ کہ میر مجلس بھی عربی داں ہوں۔ اور ہر سہ میر مجلس و صدر جلسہ کا متفقہ فیصلہ ایسے منازعت میں جو خلط بحث و اخلاف معانی کے باعث ہوا۔ واجب القول ہوگا۔ پس جلسہ امروزہ اس پر قایم ہوا۔ کہ فریقین صدر جلسہ بھی جسکو چاہیں۔ مقرر کریں۔ اور میر مجلس بھی سوچ بچار کر نامزد کر کے کل آکر بتلادیں۔ اور شرائط مباحثہ بھی بمواجہ میر مجلس صاحبان و صدر جلسہ طے ہونگے۔

جلسہ دوم ۲۶۔ جولائی ۱۹۰۶ء

بعد مغرب نیاز مند بھی بہمراہی اخویم مستری عظیم بخش صاحب و چوہدری فتح محمد خان صاحب مکان جلسہ میں پہونچے۔ تو وہاں مرزا صاحب ایرانی کو مع چند دیگر صاحبان کے موجود پایا۔ جو تصاویر بہائی ساخت ولایت دکھلا رہے تھے۔ بعد انفراغ از تماشائے تصاویر مولوی عبد الحق صاحب نے فرمایا۔ کہ کہو صاحب کون میر مجلس تجویز کئے۔

احمدی۔ میری جانب سے میر مجلس میرٹھ سے آوینگے۔ اور بوجہ ملازمت وہ اتوار سے قبل نہیں آسکتے۔

مولوی صاحب - ابھی بات کچھ حرج نہیں۔ ایرانی سے مخاطب ہوکر) دو روز بعد ان کے میر مجلس آوینگے - آپ کو دو روز انتظار کرنا پڑیگا

ایرانی - خیر میں تو اس کام کے واسطے ماہ و سال ٹھیر سکتا ہوں - مگر میرا ہمراہی بیمار ہے - اوس کو دہلی کی آب و ہوا موافق نہیں - اس لئے تعجیل کر اور میری جانب سے میر مجلس مولوی کفایت اللہ صاحب ہیں۔

احمدی - میر مجلس جو میرٹھ سے آوینگے - وہ بوجہ ملازمت بار بار نہیں آسکتے - اون کو اوس جلسہ پر آنا ضروری ہوگا - جس میں اصل گفتگو شروع ہو جاوے - میں مناسب سمجھتا ہوں - کہ شرائط کا فیصلہ اتوار سے پہلے ہوکر صرف جلسہ بحث ہی باقی رہے - ورنہ اتوار کا جلسہ بھی اگر طے شرائط میں گذر گیا - تو پھر اتوار آئندہ تک ملتوی رہیگا۔ آج کے جلسہ میں اتفاق سے جناب حکیم رضی الدین خان صاحب خلف الرشید جناب حکیم ظہیر الدین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی بھی رونق افروز تھے - انہوں نے باجازت مولوی صاحب و فریقین اپنی رائے کا اظہار مندرجہ ذیل کیا۔

حکیم رضی الدین خان صاحب - میری رائے میں جو بے غرضی اور آزادی کے ساتھ ہے - کیونکہ میں فریقین سے اسوقت تک ناآشنا ہوں - یہ مناسب ہے - کہ شرائط مناظرہ اسی وقت اسی جلسہ میں جسمیں حضرت مولوی عبد الحق صاحب اور مولوی کفایت اللہ صاحب و دیگر چند مولوی صاحبان معہ امینہ وغیرہ موجود ہیں طے ہو جاویں - تاکہ آسانی سے جلسہ ثانی ہو جاوے اور فیصلہ معالی کے واسطے ضرور صدر جلسہ کم اختلافات ہونے مناسب ہیں۔

احمدی - بیشک اسیوقت طے فرمالئے جاویں میں کل شرائط لکھکر اول ہی دے چکا ہوں - اس خط کو ملاحظہ فرماکر تصفیہ شرائط ہو جاوے - اور پہلے اس شرط کا فیصلہ ہوکر مرزا صاحب ایرانی اپنا دعوے پیش کرینگے یا نہیں۔

ایرانی - میں اپنا دعوے نہیں پیش کرونگا کیونکہ اول تحریر برائے مباحثہ احمدی کی جانب سے آئی ہے - میں نے کوئی تحریر بحث کرنے کو نہیں بھیجی

احمدی - میری تحریر بعد منظوری مباحثہ جو بمکان احمد مسیح صاحب ہو چکی تھی - متضمن شرائط مباحثہ پہونچے تھے - اس تحریر سے یہ لازم نہیں آگیا - کہ آپ دعوے نہ پیش کریں - آپ ہی ایران سے " از بہر ہمین مجالس و گفتگو آورہ ممالک بعیدہ شدہ آید " ذکر میں - آپ کا دعوے مقدم ہے - دعوے مرزا صاحب علیہ السلام سے - آپکے پاس کوئی کتاب جامع ایسی نہیں جس سے ہر شخص آپ کے مذہب سے واقفیت پیدا کرے - آپ ہر شہر میں ایسی ترویج عقاید خود کے واسطے پھرتے ہیں - یہ جلسہ محض آپ کی دعاوی کی بیان کرنیکے واسطے بطور مباحثہ قرار پایا ہے - پس اب یا تو انکار کریں - کہ میں اس جلسہ میں اول اپنا دعوے نہیں پیش کرسکتا یا یہ کہ میرا کوئی دعوے نہیں - اوس کے بعد ہم دوسرا جلسہ کرکے اپنا دعویٰ پیش کرینگے - اور آپ کو جرح کرنیکا اختیار دیا جاویگا۔

حکیم رضی الدین خانصاحب - میری رائے میں مرزا محمود صاحب ایرانی - چونکہ ایران کو محض اسی غرض کے واسطے ہندوستان میں تشریف لائے ہیں - کہ اہل ہند کو اپنے مذہب کو سناکر منوائیں - تو بغیر کسی ایسی شرط کے کہ مثلاً زید اگر اپنے عقاید بیان کرے - تو میں بھی کرونگا - ورنہ نہیں - انکو علی الاعلان اپنی دعاوی و دلائل کا بیان کرنا ضروری ہے - اور ہر شخص کو اس پر جرح کرنے کا حق دینا انصاف پر مبنی ہے - لہذا مرزا صاحب ایرانی اس جلسہ آئندہ میں جو اتوار کو ہوگا - اپنے دعاوی و عقاید بیان فرماویں۔ ہم سب اہل دہلی سنینگے - اور ہماری جانب کو قاسم علی صاحب احمدی وکیل ہوکر آپ کے عقاید پر جرح کرینگے۔ . . . . . . اور مولوی عبد الحق صاحب اور میر مجلس صاحب صرف اس امر کا فیصلہ دینگے - کہ آپ نے جو دعوے بیان کیا - اوس کے مطابق دلیل بھی دیدی - اور احمدی صاحب نے جو جرح کی وہ معقول ہے یا نامعقول - اور اس جرح کو آپ نے اوٹھا دیا - باقی مسائل و عقاید کے متعلق کوئی حق یا ناحق ہونے کا فیصلہ نہیں ہوگا۔

مولوی صاحب - جاؤ صاحب - فیصلہ ہو گیا - اب آپ میر مجلس یہاں سے ہی کسی کو مقرر کرلو - کیونکہ اس وقت تم مدعی نہیں ہو - بلکہ جارج اس لئے ضرورت نہیں - کہ ضرور ہم عقیدہ آپکا ہی میر مجلس ہو - جب تم مدعی بنو گے - تو اسوقت دوسرا میر مجلس جو اپنا ہم عقیدہ ہو - مقرر کرلینا۔

احمدی - میر مجلس کی ضرورت ہمکو بیشک اسی وقت ہوگی - جب کہ ہم اپنا دعوے پیش کرینگے اور آپ کو ایرانی صاحب نے اپنی طرف سے ہمہ وجوہ مختار مطلق کردیا ہوا ہے - اس لئے آپ ہی سردست کافی ہیں - میر مجلس اور صدر آپ ہی ہیں - اور اگر ایسا نہیں - تو اس جلسہ کے واسطے میرے میر مجلس تو ڈاکٹر صاحب ہی ہیں - ایرانی کے مولوی کفایت اللہ - صدر جلسہ آپ مناظرہ شروع کرنے کو وقت و دن مقرر ہو جاوے۔

ایرانی - مجھے حکیم صاحب کا فیصلہ منظور نہیں کیونکہ آپ نہ صدر ہیں نہ میر مجلس آپ کو کوئی حق فیصلہ نہیں - اور نہ مجھے آپ کی رائے کا ماننا واجب - میں مدعی نہیں ہوں - اور اپنا دعوے اول نہیں پیش کرونگا - خط اول جس نے لکھا ہے - وہی - اپنا دعوے پیش کرے ناظرین حالانکہ مولوی عبد الحق صاحب نے جنکو ایرانی نے مختار مطلق کر رکھا تھا - یہی مان لیا - کہ ایرانی اپنا دعوے حسب فیصلہ حکیم صاحب پیش کرے - اور قاسم علی جرح کرے - جب بھی تو مولوی صاحب نے فرمایا - کہ اس وقت ہم عقیدہ میر مجلس کی کوئی ضرورت نہیں - کسیکو مقرر کرلو - جب تم مدعی بنوگے - کوئی ہم عقیدہ میر مجلس کرلینا - مگر ایرانی صاحب نے گریز کیا)

مولوی صاحب - میں مختصر فیصلہ کردوں - سنئے - (راقم ہذا سے خطاب کرکے) آپ حضرت آرام سے گھر بیٹھئے - جب برسات گذر جاوے - اور ایرانی صاحب پھر آوینگے - پھر دیکھ لینا - اسوقت تو وہ مریض کو لیجاوینگے مدعی نہیں بنتے (ایرانی سے مخاطب ہوکر) آپ کل اپنے مریض ہمراہی کو لے کر سدھار جائیے - جب آرام ہو جاوے پھر آجانا چلو فیصلہ شد۔

حکیم رضی الدین صاحب - بس یہ فیصلہ دو جسم سنکر اور یہ سمجھکر کہ ایرانی واقعی گریز کر گئے ہیں اوٹھ کھڑے ہوئے - اور یہ جلسہ برخاست صبح کو اگلے دن ایرانی بیچارہ پھر مولوی صاحب عبد الحق کے پاس گیا - کہ آپ نے یہ کیا نہ فیصلہ دے حکیم صاحب سنکر دیا ہے جس سے مجھے گریز یافتہ احمدی قرار دیتے ہیں - آپ از سر نو اس مناظرہ کا بعد شرائط کے جلسے کی انعقاد کا حکم دیں - مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے نہ مانا - کہ تم کسی اور کو صدر

وغیرہ مان کر گفتگو کرتے رہو - مجھے معاف رکھو اس کے بعد بروز جمعہ یہ عاجز معہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب ایرانی کے پاس بمکان احمد مسیح و لغو گئے - اور کہا کہ آپ اگر گفتگو کرنے سے ڈرتے ہیں - تو بلا کسی مداخلت غیری کے ایک جلسہ میں اپنی دعاوی و دلائل و عقاید تو بیان کردو جس سے عوام و خواص مطلع ہو جاویں - اگر یہ بھی نہیں کرتے - تو کوئی کتاب عقاید بابیہ کے جس میں دعوے و دلائل آپ کے مذہب کے درج ہوں دیدیجئے - قیمت ہم سے لیجئے - اگر آپ کے پاس کتاب ہی نہیں - تو ہمکو پتہ اپنی قلم سے لکھدیجئے ہم وہ کتابیں قیمت طلب پارسل کے ذریعے منگالیں - مگر ایرانی صاحب نے سو کا ایک ہی جواب دیا - کہ جلسہ دہلی میں ہونا مشکل ہے ٹون ہال میں اجازت جلسہ ملنی مشکل دوسری جگہ جلسہ کرنا کرنا منظور نہیں ہے - کتب بھی نہ میرے پاس ہیں - نہ کوئی ایسی جامع کتاب ہے جس میں دلائل و دعویٰ و عقاید جمع ہوں نہ قیمتاً کسی جگہ سے مل سکتی ہے - چلو فیصلہ شد

اب آخر میں ہم احمد مسیح رفیق ایرانی کو اور نابینا اینڈ کمپنی کے ممبران کو چلنج دیتے ہیں کہ وہ اپنے رفیق کو پبلک کے سامنے ہمارے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے پیش کریں - کہ وہ اپنی دعاوی و دلائل ذرا سناکر ثبوت عقاید خود کرکے دکھلا دے - اگر وہ ایسا نہ کرے - تو تحریر کردے - کہ میں کوئی دعوے منجانب بہاء اللہ نہیں رکھتا - اور نہ پیش کرسکتا ہوں - اس کے بعد ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب مہدی دوران کا دعوے بعد شرائط ضروری مسلمہ فریقین ثابت کردینگے - ہلک دعویٰ اغنیو مکنہ دبر - ورنہ یاد رکھیں - کہ اون کے تمام مکر خدا نے برباد کردیئے - اور اپنے اس منصوبہ میں بھی جاگیر خان والے منصوبے کی طرح نامراد اور ناکام رہے - اور خدا نے ہمکو مظفر و منصور فرمایا - ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

راقم الحروف عاجز قاسم علی

احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

ترا ہا بیرم خان بیرانی منڈی

پھول کی

۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء

ؔ یہ مولوی کفایت اللہ صاحب وہ حضرت ہیں جنھوں نے ایک ماہوار رسالہ البرہان شاہجہانپور سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نکالنا شروع کیا تھا جو چھ سات نمبر نکل کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو گیا - کہ کسیقدر مالی نقصان ایڈیٹر صاحب موصوف کا ہوا - اور قوم نے کچھ امداد نہ فرمائی نصرت الٰہی شامل حال نہ ہوئی - کیونکہ اگر یہ رسالہ بغرض تائید دین الٰہی ہوتا تو وہ الٰہی فعل کہ نصرۃ من اللہ وہ فوراً ترقی کرتا - اور کامیاب ہوتا - مگر جن کا اس کے چند نمبر میں یہی ہوا کہ نتیجہ تو ضرور کچھ بنیا پیدا کئے اپنی ہی روحق کے مقابلہ میں خود مردود ہوا - اسکی نامردی احمدی میں گیا - اس کا جواب مولوی سید محمد احسن صاحب نے الفرقان

ڈائری

فرمایا میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے۔ کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرے تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دیجاتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی دعا قبول کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنی بات منواتا ہے۔ دو دوستوں کی آپسمیں دوستی کے قایم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے۔ کہ کبھی اس نے اُس کی بات مان لی۔ اور کبھی اُس نے اس کی بات مان لی۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے۔ اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے۔ اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آیتیں نازل فرمائی ہیں۔ ایک میں فرمایا ہے۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ تم دعا مانگو میں تمہیں جواب دوں گا۔ دوسری آیت میں فرمایا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ۔ الخ یعنی ضرور ہے تم پر قسما قسم کے ابتلا پڑیں۔ اور امتحان آئیں۔ اور آزمائشیں کی جاویں۔ تاکہ تم انعام حاصل کرنے کے مستحق ٹھہرو۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمایش کرتا ہے لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہیں۔ خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کرے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالیٰ کی طرف سے مل جاتا ہے۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے۔ تضرع کی جاوے۔ اور پھر جواب نہ ملے۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا۔ اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو۔ اور اس کو یقین ہو۔ کہ اگر فلاں کام میں کرونگا تو یہ تلوار میرے سر میں لگیگی۔ پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے۔ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو۔ اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں۔ کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ جب ۴ اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل۔ میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے۔ وہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا۔ اور ہوش ٹھکانے لگے۔ تو پھر کہنے لگا۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا جس سے لوگ جان لیں گے۔ کہ خدا موجود ہے۔ لوگ شیطانی خیالات میں ایسے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہتے۔ مگر خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے۔ تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے۔ کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے۔ وہ کس طرح کھینچا جا سکتا ہے۔ ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے۔ وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے۔ اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہیں۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے۔ جبتک کہ آسمان پر کچھ نہیں ہوتا۔ زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے خدا تعالیٰ نے اُس کو حرام نہیں کیا۔ کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو۔ کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کیوقت چاہیئے۔ کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب تبلا دیتا ہے۔ اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج تبلا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا۔ کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ اب آپ صبر کریں۔ تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ مرنا تو سب کیواسطے مقدر ہے۔ آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونیوالا ہے۔ مگر غربت کے ساتھ۔ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کیواسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے۔

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح ہے ایک دولت مند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا۔ اور روز بروز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا۔ اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسور سے بھرا تھا جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے۔ اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولت مند کی میز سے گرتے تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آ کے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے۔ اور ایسا ہوا۔ کہ وہ غریب مرگیا۔ اور فرشتوں نے اسے لے جا کر ابرہام کی گود میں رکھا۔ اور دولتمند بھی مؤا اور گاڑا گیا۔ اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اٹھائیں۔ اور ابرہام کو دور سے دیکھا۔ اور اسکی گود میں لعزر کو اور اس نے پکار کے کہا۔ کہ اے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر۔ اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی کو بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے۔ کیونکہ میں اس لَو میں تڑپتا ہوں۔ تب ابرہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد رکھ۔ کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا۔ اور لعزر بُری چیزیں۔ سو اب وہ تسلی پاتا ہے۔ اور تو تڑپتا ہے۔ اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا دھرا گیا ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں۔ اس پار ہمارے پاس آ سکتے تب اس نے کہا پس اے باپ تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں۔ تاکہ ان پر گواہی دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں۔ ابرہام نے اُسے کہا کہ ان کے پاس موسیٰ اور انبیا ہیں چاہئے ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ا[بر ہام] اگر کوئی مُردوں میں سے ان کے پاس جاو[ے] [تو] وے توبہ کریں گے اس نے اسے کہا [جو] وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے۔ تو اگر مُر[دوں] میں سے کوئی اٹھے۔ تو اس کی نہ مانیں گے

نماز میں دعا نماز کے اندر اپنی زبان میں مانگنی چاہیئے کیونکہ اپنی [زبان] میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سو[رۃ فاتحہ] خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبا[ن] میں پڑھنا چاہیئے۔ اور قرآن شریف کا حص[ہ] اس کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ وہ بھی عربی زبان [میں] ہی پڑھنا چاہئے۔ اور اس کے بعد مقررہ دعا[ئیں] اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چ[اہئیں] لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے۔ اور [ان] کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چ[اہئیں] تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس [نماز] میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آج کل لوگوں کی عادت ہے۔ کہ نماز تو ٹھونگے دا[ر] پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی ج[گہ] اسکا ذکر نہیں آیا۔ کہ نماز سے سلام پھیرنے [کے] بعد پھر دعا کی جاوے نادان لوگ نماز کو [ٹیکس] جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں۔ نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کے تمام مشکلات کیواسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہئیں نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح سجدہ میں بعد تسبیح۔ التحیات کے بعد۔ کھڑے ہو کر۔ رکوع کے بعد بہت دعائیں کرو۔ تاکہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہیئے کہ دعا کیواسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے یہ دعا میسر ہو تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کیواسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے بعض نادان لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

ایک نظر ادہر بھی دیکھیے

حضرات یہ چند اشتیاء اپنے دواخانہ کی ناک بھانٹ کر آپ کو مطلع کرتا ہوں آپ لوگ ضرور انکا تجربہ کیجیے فرق پڑے تو دونے دام دینے کا اقرار ہے پیشگی روپیہ آنے پر محصول بھی ذمہ میرے ہو ورنہ سب چیزیں بعوض قیمت طلب بذریعہ ویلیو پارسل کے ذریعہ سے روانہ ہونگی اور جس اخبار سے آپ کو یہ اشتہار ملے اس اخبار کا ضرور حوالہ دیجیے ؎

المشتہر منشی امام الدین سوداگر دواخانہ انگریزی شہر متھرا

اثبات مسیحائی

علیاحضرت قیصرہ ہند کے خاص کیمیاساز ڈاکٹر مسٹر رزرگان کو فارما سوٹیکل سوسائٹی کے آنریبل ممبروں وگریٹ آنر ٹیشل اگزامیشن پروفیسروں نے بوجہ اس کے سارٹیفکیٹ دیئے ہیں اس لیے دعوے سے سفارش کیجاتی ہے کہ شربت فولاد کے چار چار قطرے سات روز پینے سے رگ پٹھوں و نظام عصبی یعنی دل وجگر دماغ میں وہ تحریک اور طاقت پیدا ہوتی ہے کہ سوکھے دھانوں میں پانی پڑ گیا کل دماغی فعل قوی اور قوائے حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن چہرہ پرنور دل میں فرحت و سرور دوران خون میں تیزی و حرارت غریزی میں ترقی غلبۂ روح درجے میں جودت سستی و کاہلی نابود بھول چوک کا ذکر نہیں خیالات پیدا ہامنہ قوی بدہضمی قبضیت کا نام نہیں بھوک لا انتہا کمر میں انتہا درجہ کی طاقت پیدا تولد خون زندگی کا لطف شباب کا مزہ از سر نو حاصل گردہ و نسی اعصاب سخت ہڈی ہڈی مضبوط مستحکم ہو کر لاغر سے لاغر اندام شخص توانا تندرست چاق چوبند ہو جاتا ہے جریان بد خوابی۔ رقت منی سستی وغیرہ امراض کا اثر باقی نہیں رہتا نزلہ۔ زکام۔ ریزش۔ بلغم۔ درد گلو۔ درد سینہ بدمزگی دھن۔ پیٹ کی زیادتی دفع ہو جاتی ہے فی بوتل ۲؎ ۳ بوتل کے خریدار کو ایک بوتل مفت ملے گی ؎

سوزاک کہنہ وجدید کے لیے بجلی کا بیلٹ

پیپ کا بہنا جلن ہونا قرحہ پڑ جانا سوراخ بڑ جانا انتہا کی بیتابی ذی چینی دائمی جریان وغیرہ امراض مثانہ اس بیلٹ کو کمر پر باندھنے سے چوبیس گھنٹہ میں دفع ہو جاتے ہیں کیونکہ بیلٹ کے باندھنے کے ساتھ ہی بجلی تمام کمال کے سوراخوں میں گھسکر مثانہ و گردہ پر قوی تاثیر کرکے صحت بخشتی ہے اور ہر ایک باریک رگ و ریشہ کو مضبوط کر دیتی ہے تمام ضعف دماغ۔ ضعف دل ضعف گردہ ضعف مثانہ ضعف باہ کو کلی دفع کرکے آدمی کو ایسا زود کہل کر دیتا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور کمر پر باندھنے سے درد کمر و درد گردہ جوڑ جوڑ کا درد۔ درد سر دھات نکلی ہونا یا ہمراہ پیشاب نکلنا یا ہر وقت جاری رہنا مثانہ میں جس قدر کمزوری اور نقص پیدا ہو گئے ہوں ان سب کو یکدم دور کرکے اعلی درجہ کا مقوی کر دیتا ہے اور رہتے ہوئے دل کو معاً اسی وقت تھام لیتا ہے اور جگہ پر قائم کر دیتا ہے دائمی قبض کو دور کر دیتا ہے جس قدر اسکا اثر جذب بدن ہوتا ہے دیسی قدر امتحان ہو چکا ہے جن نازک مزاج لوگوں کو دوا پینے اور دوا کھانے سے نفرت ہے انکے حق میں یہ بیلٹ نہایت اکسیر ہے عورتوں کے حیض و نفاس کی کمی بیشی اور بچوں کے نظر آسیب سے بچانے کے لیے اور دودہ وغیرہ ہضم کرنے کو نہایت عمدہ شے ہے قیمت فی عدد ؎ ۳ کے خریدار کو ایک مفت ملیگا ؎

غازہ یوسفی

جس طرح بال اور دانتوں کے صاف رکھنے کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور زیبائش بھی ضرور ہے خوبصورت بننے کی دوا حضور شہزادہ پرنس آف ویلز کی سفارش سے ڈاکٹر لانگ ڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لیے تیار کی تھی جسکو سات روز ملکر نہانے سے کالی رنگت گلاب کی پتی کیطرح سرخ و سفید مخمل کے مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں چھیپ جھریاں فوراً دفع ہو کر خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے سیتلا ماتا کے داغ بنایا ہے ضرور منگائے اور ہر وقت اپنے دلکو اور اپنے دوستوں کو بھی خوش کیجیئگا قیمت فی عدد ؎ ۳ خرید پر ایک مفت ملے گا ؎

جھائیں خواہ کتنے ہی عرصہ کے کیوں نہوں ایک ہفتہ میں رفع ہو جاتے ہیں اور مہاسہ وغیرہ سے جو چہرہ کھردرا اور بے رونق ہو جاتا ہے ان کو مٹا کر چہرہ کو برابر صاف اور خوشرنگ نہایت ہی ملاحت دار کر دیتی ہے کہ دشمن کو بھی پیار آجاوے جو خوبصورتی اور رنگت اس سے پیدا ہوتی ہے وہ تمام عمر قائم رہتی ہے بالکل بوڑھا و بد شکل چہرہ جسپر جھریاں پڑی ہوں اس کو ملکر ایک مرتبہ منہ دھوکر پھر دیکھیے کہ وہ چہرہ ۱۶ برس کی حسین کے برابر پیارا نہ معلوم ہو تو دام ایک حبہ نہیں لینگے خوشبو ایسی کہ شہزادوں کے استعمال کے لائق ہے ایک دفعہ ملکر چھٹنک دوبارہ غسل نہ کرو دماغ معطر رہے پسینہ کی بدبو بغلگندہ کہاں کے کل عوارض پھوڑہ پھنسی۔ کہال کا ترخنا۔ داد۔ خارش کو از حد مفید ہے عطر و پاوڈر و نکو لگانا شوقین لوگ بھول جاویں گے نہایت ہی عمدہ و لائتی پھولوں کی روح کھینچکر اس کو تیار کیا ہے قیمت فی شیشی ؎ ۳ شیشی کے خریدار کو ایک بوتل مفت ملے گی ؎

امریکن خضاب

یہ مثل سفید عرق کے ہے جو مثل اور تیلوں کے سفید بالوں پر لگانے سے دو منٹ میں بال سیاہ بھونرا کر دیتا ہے اور کامل ایک ماہ تک وہ سیاہی رہتی ہے داغ دھبہ۔ کہال پر کسی قسم کا نہیں لاتا سخت سے سخت بالوں کو نرم مثل ریشم کے کر دیتا ہے آئندہ بالوں کا سفید سرخ ہونے سے روکتا ہے اشتہار تو بہت سے جاری ہیں مگر ہم سے کوئی شرط کرکے تجربہ کرے تو سچا جانیں اور جسکا جی چاہے بدلے ہم بلا عذر حاضر ہیں ایک بکس ۶ ماہ کو کافی ہے فی بکس ؎ ۳ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت ملے گا ؎

عرق حیرت انگیز

یہ عرق حال میں بنا ہے امیروں کے چوچلے ہیں ایک ذرا سا عرق نازک سے نازک جگہ پر لگا دیجیے اور ۲ منٹ توقف کیجیے کل بال اسجگہ کے گر جاینگے اور جلد ایسی صاف ہو جائے گی جیسے ہتھیلی نہ سوزش لاتا ہے نہ جلن پیدا کرتا ہے نہ کچھ دقت یہ ایک کار آمد چیز ہے زیادہ دن کے استعمال سے بالوں کا نکلنا بھی بند ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی ؎ ۳ شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت ملے گی

بواسیر کے بڑے کی چھلے

بواسیر خواہ کیسی ہی زوری اور کتنے ہی دن کی ہو کسی قسم کی ہو خونی بادی سے ایک ہفتہ کے استعمال سے نام بھی باقی رہجائے تو دوگنے دام دینے کا اقرار ہے لاکھوں بندہ خدا ان کے سبب سے نجات پا چکے ہیں جنکے سارٹیفکٹ موجود ہیں قیمت فی صد ؎ ۳ کے خریدار کو ایک مفت ملے گا ؎

مغربی علاج

ڈاکٹر بانسٹر صاحب کا مغربی علاج یہ ایک قسم کا مرہم ہے جو ڈاکٹر موصوف نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو انکے لوگوں کے حق میں اکسیر ہے جو عین جوانی میں بباعث نا کردنی حرکات کے محض بیکار ہو گئے ہیں مالش کرنے ہی نافص برودت یک قلم پسینہ کی راہ خارج کر دیتا ہے جس کے سبب سے رگوں میں از سر نو جان پڑ جاتی ہے اور وہی اصلی قوت آجاتی ہے مریض چاہے کسی قسم اور کتنی ہی مدت کا ہو ایک ہفتہ میں حالت اصلی پر آجاتا ہے اسکا اصلی جوہر یہ ہے آبلہ لاتا ہے نہ سوزش کرتا ہے

اور نہ کچھ باندھنے کی دقت ہے فقط ملنا کافی ہے واضح ہو کہ جب رگوں میں
برودت بھر جاتی ہے تو خون جو ہمیشہ رگوں میں دورہ کرتا ہے وہاں نہیں آنے نکلنے
پاتا کیونکہ راستہ بند ہو جاتا ہے اب جس علاج نے ناقص برودت کو خارج
کردیا اور راستہ خون کی آمد رفت کا صاف کردیا تو پھر مرض کہاں رہا اس
علاج سے واقعی سینکڑوں آدمی ایسے ایسے مستفید ہوئے ہیں کہ جن
کی نوبت ناامیدی تک پہنچ چکی تھی اب وہ دو دو ایک ایک بچے کے باپ ہیں
اور شرطیہ ۔۔ اپر آزما لیجئے اگر ذرا بھی فائدہ کلی سے محروم رہیں تو دونے دام واپس
دینے کا ذمہ ہے فقط اپنی نام آوری کے لئے یہ انمول شئے کوڑیوں کے مول
کردی ہے ورنہ سینکڑوں روپیہ کو بھی ایسی چیز ملنا دشوار ہے فی بکس
جو ایک مریض کو کافی ہوگا ہے ۳ بکس کے خریدار کو ایک بکس مغربی علاج
کا مفت ملیگا۔

اکسیر

یہ وہ شے ہے جس کو قدرت نے ہر جاندار کے جسم کے اندر جذب کی ہے
اس کو یورپ کے مسیحا نفس ڈاکٹروں نے دنیا میں پیدا کر دکھایا ہے اسکا
ایک ایک قطرہ جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے تو آدمی
فولاد بنجاتا ہے والتہ اس کے چار قطرے ایک وقت ہمراہ بالائی کھانے سے
آدھ گھنٹہ بعد وہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ تاب غیر ممکن ہے خواہ آدمی کیسا ہی
کمزور سست ہو فی شیشی قیمت عہ ۳ شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت ملیگی

چینائی منجن

یہ نہایت عمدہ خوشبودار خشک پاکیزہ چیز ہے اس کو بلا لحاظ مذہب
سب استعمال کرتے ہیں بیحد ملتے ہوئے دانت ڈاڑھ جم جاتے ہیں
ہر قسم کا درد میں مسوڑوں کا پھولنا خون دینا کلی دفع کر دیتا ہے اور
ایسے مضبوط ہو جاتے ہیں کہ شرطیہ چنے چبالو گندہ دہنی جو کسی کے
پاس بیٹھنے کے لایق نہیں رکھتی دفع ہو جاتی ہے فی بکس جو مدت کو
کافی ہوگا قیمت عہ ۳ کے خریدار کو ایک مفت ملے گا

کھانسی کی اکسیر دوا

ہر قسم کی کھانسی اس دوا کو فقط پشت پر ملنے سے دفعۃً ہو جاتی ہے
قیمت فی شیشی عہ ۳ شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت ملیگی

ابوالاساک یعنی ربڑ کی تھیلی

یہ شوقین مزاج والو کو نعمت غیر مترقبہ بلا دہشت چاہے جیسے گیلی
سوکھے میں کود پڑو وہ بات حاصل ہو جو کبھی عمر بھر نہ ہوئی ہو اپنے کو ایسا
قوی تندرست زور مند پاؤگے کہ کبھی نہ پایا ہو نسل کی کافی حفاظت ہے فی
عدد عہ ۳ کے خریدار کو ایک عدد مفت ملے گا

جادو نگار شکر کاست

حال میں بنا ہے ایک چنے کی دال کے برابر ست میں ایک گلاس
پانی جس سے طبیعت بھر جائے ایسا شیریں ہوتا ہے کہ ۱۰ تولہ شکر سے بھی
ممکن نہیں ہے اسی طرح ہر ایک میٹھا کھانا بنسکتا ہے ہندی لوگ حیران ہیں
کہ بلا شکر یہ اس قدر میٹھا کہاں سے آیا اکثر لوگ اپنے احبابوں کو شش
کرانے کو اس کو جادو بیان کر دیتے ہیں شربت اس کا اس قدر مفید
ثابت ہوا ہے کہ چاہے جتنی طبیعت گھبرا رہی ہو اور تشنگی طاری ہو فوراً
دل و دماغ کو فرحت بخشتا ہے فی تولہ عہ ۳ تولہ کے خریدار کو ایک تولہ شکر
کا ست مفت ملیگا

اہل جاپان کی کاریگری کا خاتمہ

ان کاریگروں نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے
پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت
اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک نہیں کہ سکتا کہ یہ
سونے کی نہیں ہے جہاں چاہو دکھالو کوئی دو سو روپیہ سے کم کی نہیں بتا
سکتا ہے کاٹ تو تپا تو کسوٹی پر لگالو سونے کا ہی کس آوے کا لگا دے گورے
ہاتھوں میں ان کی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے

دو چار الگ ہو جائیں تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں سب ملیں تو عمدہ لہریہ
پڑا معلوم ہوتا سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قلم کی بیل پڑ جاتی ہے ان کو پہنکر
عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی
پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائیں گی کہ ایسی ہمکو بھی منگوا دو سب کی نظر ان پر
نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ و روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے کیونکہ
اس مال کی ذاتی رنگت یہی ہے ملمع وغیرہ نہیں ہے جو اڑ جائے شوقین لوگوں کے
سامنے بیس روپیہ کچھ اصل نہیں ہے ۱۲ چوڑیوں کا سٹ ہے ۳ سٹ کے
کے خریدار کو ایک سٹ چوڑیوں کا مفت ملے گا

سیپ کے موتی کا کنٹھا

نہایت عمدہ ریشمی گوندھا ہوا دولڑ کا موتی جھربیری کے بیر کے برابر ایسے
کنٹھے اکثر راجہ مہاراجہ ساہوکار بیگمات نواب امیر لوگ پہنتے ہیں جو ہر گز
گلے میں دس ہزار روپیہ سے کم نہیں معلوم ہوتا آب تاب سچے موتیوں
کو شرماتی ہے سیپ بھی سچا کہلاتا ہے نہایت آبدار موتی جس سے گلے کی
زینت ہو جاتی ہے قیمت فی عدد عہ ۳ کے خریدار کو ایک کنٹھا مفت ملے گا۔

جھومکے معہ کرن پھول

جالدار نہایت ہلکے اور عمدہ کام کیا ہوا کہ دیکھتے نظر لگتی ہے اور ہندوستان
میں ایسے خوشنما بنا ممکن نہیں ہے ایسی باریکیاں کاریگر نے رکھی ہیں ساختہ
جاپان فی جوڑ عہ ۳ جوڑے کے خریدار کو ایک مفت ملے گا

جگنو سونے کا جڑاؤ

جس میں مختلف رنگ کے نہایت آبدار نگ جڑے ہیں جو اصلی نگوں کو
شرماتے ہیں اور بہت ہی خوشنما بنا ہے ریشم اور کلابتون سے گوندھا ہوا اسکی
تعریف دیکھنے سے معلوم ہو گی فی عدد ۱۴/ ۳ کے خریدار کو ایک جگنو مفت

چوڑیاں مرصع

جن پر نہایت عمدگی کے ساتھ مصنوعی ہیرے نیلم پکھراج پنے یاقوت
وغیرہ نگ جڑے ہیں جنکی چمک دمک سے اصلی نگ شرما جاتے ہیں کلائی
میں پہننے سے جگا جوت لگجاتی ہے اور نظر نہیں ٹھہرتی دو چوڑیوں سے
تمام کلائی کی زیبایش ہو جاتی ہے تمام بیگمات ان کو پسند کرکے شوق
سے پہنتی ہیں اپنے اصلی زیور کے ساتھ جڑاؤ پہونچیاں و کنگن وغیرہ اسکے
مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتے پیچ کا جال ایسا خوبصورت بنا ہے کہ
سبحان اللہ کھولنے اور بند کرنیکا اسکرو لگا ہے اسکر دیر بھی ایک ہیرا لغب
ہے قیمت فی جوڑ ۶/ ۳ کے خریدار کو ایک جوڑی مفت ملے گی

جڑاؤ گلوبند سونے کا

یہ بھی اپنی وضع کی ایک چیز ہے ایسے عمدہ قسم کے نگ رنگ برنگے جڑے
ہیں کہ دیکھکر بھوک بھاگتی ہے نیچے موتیوں کی جھالر لٹک رہی ہے گلے میں
پہننے سے جگا جوت لگجاتی ہے اور کام نہایت خوشنما اور خوبصورتی سے کیا
گیا ہے ساختہ جاپان ریشم سے گوندھا ہوا فی عدد عہ ۳ کے خریدار کو ایک گلوبند مفت

سونے کے رنگ ہاتوں کے شیر دہان

نہایت خوبصورت بنے ہوئے جنکو ناہر منہ کے بھی کہتے ہیں دیکھنے والے
۵۰۰ روپیہ کی جوڑی سے کم نہیں کہ سکتے قیمت فی جوڑ عہ ۳ کے خریدار کو
ایک جوڑی مفت

موہن مالا سونے کی

۳ لڑی کی نہایت عمدہ بنی ہوئی دانے جیسے جھربیری کے بیر سے بڑے
نقشدار ریشمی گوندھے ہوئے بیچ میں ایک نہایت عمدہ چاند پڑا ہے پہننے سے
گلے سے ناف تک آتی ہے فی عدد ۳ کے خریدار کو ایک مفت ملے گی

چندن ہار سونے کا

چار لڑی کا جسکی ایک ایک لڑی چھوٹی بڑی ہے اور گلے سے ناف تک
آتی ہے ایک لڑی پر ایک پھول مولسری کا بنا ہے یہ ہار قابل بیگمات ہے اور رنگ
جو اصلی سونے کا ہے وہی اسکا ہے اور تمام عمر ایسا ہی رہیگا اسکا جی چاہے
جہاں دکھالو کوئی تجربہ کار ناواقف آدمی اس کو ایکہزار روپیہ سے کم کا کہنے

(مطبوعہ رام نرائن پریس متھرا)